



بلوچستان صوبائی اسمبلی



میاہنات
سے شنبہ ۱۹ اگست ۱۹۷۳ء

صفحہ	مسند رجھات	نمبر شمار
۱	تلودتِ کلامِ پاک و ترجمہ <u>تخاریکِ المزاہ</u>	۱
۲	دنی، مدنی و رالائی کے علاقہ خودی کے لوگوں کے خلاف مالیہ نہاد کرنے پر سرکاری کارروائی	۲
۳	دنی، مدنی و رالائی کے علاقہ خودی کے لوگوں کے خلاف مالیہ نہاد کرنے پر سرکاری کارروائی	۳
۴	دنی، مدنی و رالائی کے علاقہ خودی کے لوگوں کے خلاف مالیہ نہاد کرنے پر سرکاری کارروائی	۴
۵	دہلی بلوچستان میں آئین کی مدد حفاظت و نزدیکی جسی برلنے تاہم الفتباڑ کارروائی خاقان کی روپیٹ پیش کر فیکی دست میں قبضہ	۵
۶	بلوچستان میں امن و رام کی صورت حال بیخام بحث	۶



فہست راکان

- | | |
|----|-----------------------------|
| ۱ | سردار غوث بخش ریسیانی |
| ۲ | سیربوسف علی خان مگنی |
| ۳ | میال سیف الدین خان پراچه |
| ۴ | مولوی محمد حسن شاہ |
| ۵ | مولوی صالح محمد |
| ۶ | نوابزادہ تیمور شاہ جو گنیزی |
| ۷ | سرخ محمد خان اچکزی |
| ۸ | سیر شاہنوار خان شاہیانی |
| ۹ | سیر صابر علی بلوچ |
| ۱۰ | سیر احمد نواز خان بھٹی |
| ۱۱ | اعن عبد الکریم بلوچ |
| ۱۲ | منظید عالیانی |

مورخہ ۴ اگست سر شنبہ صوبائی اسمبلی بوجستان کا اجلاس
زیر صدارت میر قادر خیش بلوچ ڈپٹی اسپیکر صبح دن بجکر
پانچ منٹ پر شروع ہوئا

تلاؤت کلامِ پاک از قاری سید الفتح احمد کاظمی

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ السَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝
وَعَذَّلَ اللَّهُ مَا لِلَّهِ أَمْنُوٰ مِنْكُمْ وَعَلَيْهِ الْمُصْلِحُ لَيُسْتَحْلِفُنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَحْلَفُنَّهُمْ
مِنْ تَبَدِّهِمْ هُوَ أَكْبَرُهُمْ مِنْهُمُ الَّذِي أَرْضَنِي لَهُمْ وَلَيَسْتَدِرُنَّهُمْ مِنْهُ لَعْنَهُ
وَنَفِّهِمْ أَهْمَّهُ لِيُعَيْدُونَهُ لَكَمْ يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۝ وَمَنْ كَفَرَ بِعِدَّةِ إِلَاهٍ نَادَ لِيَكُوْنَ
هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ وَإِقْرَمُ الْمُصْلِحَةَ وَأَنْوَاعَ الْكَوَاكِبَ ۝ وَإِلَيْهِمُ الرَّسُولُ لَعْلَكُمْ
تُرْجَمُونَ ۝ (صدق الله العظيم)

(رس ۲۲ = آیات ۵۵ - ۵۶)

یہ آیات کمیہ جو تلاؤت کا نئی ہیں۔ (المادری) پارہ کے تیرھویں روٹ کی ہیں۔ ارشاد ربیاني سے ہے۔ اس پناہ مانگنا ہوں اللہ کی شیخان مرد دسے۔ ہشروع کرنا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا اہم بیان ڈالا جائیا ہے ترجمہ۔ تم میں سے جو لوگ ایمان لائیں۔ اور نیکی میں کریں۔ ان سے اللہ دعا دے کرتا ہے کہ انہیں زین بن حکومت عطا کرے گا۔ جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو حکومت دے چکا ہے۔ اور جس دین کو ان کے لئے پسند کیا ہے، اُس کو ان کے واسطے قوت دے گا۔ رضا ہے کہ، میری عبادت کرتے رہیں۔ کمی کو میرا شرک نہ بنائیں۔ اور جو کوئی اس کے بعد بھی المکار کرے گا۔ سو ایسے ہی لوگ تو نافرمان ہیں۔ اور نساز کی ہابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ اور رسول کی اطاعت کرتے رہو۔ تاکہ تم پر رحمت (کام) کی جائے ۷
دَآخِرُ دَعْوَانَا، أَنْ يُخْرُجَنَا مِنَ الْخَيْرِ بِمُهْرِبِ الْعَلَمَيْنَ ۝

مسٹر ڈی ایم کر رہا۔ آج تین تحریک التوا کے نال مسٹر محمود خان اچکزی کی طرف سے ہیں۔ مسٹر محمود خان اچکزی
انہی پہلی تحریک اتوار پیش کریں۔

مسٹر محمود خان اچکزی:- میں مندرجہ ذیل واضح معاملہ پر بحث فوری اہمیت کا حامل ہے بحث
کرنے کی برضی سے ابھی کی کارروائی روکنے کے لئے تحریک اتوار پیش کرنا چاہتا ہوں۔

واقعیوں ہے کہ ضلع لاہانی کے لوگوں علاقے کے ان باشندوں کو بوجو علاقے تیرہ
کاریزات کے خشک ہونے کی وجہ سے نقل مکانی کر کے ضلع کے درسے علاقوں میں آباد ہو گئے ہیں
ذی کی صاحب اور درسے متعلق حکام ان خشک شدہ کاریزات کا مالیہ ادا نہ کرنے کا رجسٹر سے تاجروں
طور پر تنگ اور جیلوں میں ڈال رہے ہیں جس سے لاہانی کے لوگوں میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے۔ لہذا اسمبلی
کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

وزیر والیات و میسر فریزر سردار غوث الحش ریاستی:- جناب والا میری، ناری، ہمدردی، تحریک
پیش کرنے والے کے سامنے یہ بیکن میں انسوں سے بہتا ہوں کہیں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔ یہ ایک خاص
عوامی معاملہ نہیں ہے۔ کافی سرحد سے کاریز سوچی ہوئی ہوں گی کاریز کو خشک ہوئے چند ماہ بڑگے ہوں
گے اور اسمبلی کے اجلاس کو دوسرا ہمیہ جارہا ہے۔ یہ کوئی خاص معاملہ نہیں ہے۔ جس کی نشاندہی کی گئی
ہو، کاریز کا نام نہیں لیا گیا جس اور اس سے مالیہ لیا گیا ہے۔ اس کا نام نہیں لیا گیا۔ پھر یہی میں درخواست، اس
کو تباہ کر کے اس کو داپسہ سے بیس اور بیس بیھیں دلاتا ہوں کہ اگر کوئی ایسی چیز ہے تو گورنمنٹ اس
کی تحقیقات کرے گی اور دیکھا جائے گا کہ واقعی آبادی نہیں ہے اور کاریز خشک ہے تو مالیہ خان
کر دیا جائے۔

مسٹر محمود خان اچکزی:-

مسٹر ڈی پی اسپیکر وہ اب دسری تحریک التواہیش کریں۔

مسٹر محمود خان اچکزی :- میں مندرجہ ذیل اتفاق معاملہ پر بوجو کر فوری اہمیت کا حامل ہے۔ بحث کرنے کی عرض سے اسمبلی کی کارروائی روکنے کے لئے تحریک استوار پیش کرنا چاہتا ہوں۔
واقعیوں ہے کہ ڈی سی نوراللائی نے، نوراللائی سنبادی روڈ، نوراللائی، پہنچانی روڈ، نوراللائی زیارت روڈ کی نگرانی کے لئے علاقہ کے لوگوں سے جبری بیگار لینا شروع کیا ہے، جس سے علاقہ کے لوگوں میں سخت غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات مولوی صالح محمد :- جناب اسپیکر یہ معاملہ بہت پڑانا ہے میں نے خان صاحب کو بتا دیا ہے کہ یہ معاملہ اب فتح ہو گی ہے۔ اور انشا اللہ آمینہ ایسا کبھی نہیں ہوگا

مسٹر ڈی پی اسپیکر وہ کیا آپ مطمئن ہیں

مسٹر محمود خان اچکزی :- جی ہاں جناب دلائلیک ہے میں مطمئن ہوں۔

مسٹر ڈی پی اسپیکر وہ اب آپ اسکی تحریک التواہیش کریں۔

مسٹر محمود خان اچکزی :- میں مندرجہ ذیل واضح اور فوری اہمیت رکھنے والے مسئلہ پر بحث کی تحریک سے اسمبلی کی کارروائی روکنے کے لئے تحریک استوار پیش کرنا چاہتا ہوں۔

واقعیوں ہے کہ بلوچستان میں آئین کی مسئلہ خلاف درزی ہو رہی ہے۔ پالس
کے آئین کی دفعہ ۱۰ کے مطابق گورنر کو وزیر اعلیٰ کے مشوروں پر لازمی عمل کرنا ہوتا ہے جبکہ ہمارے
صوبہ کے گورنر نے اپنے لئے وزیر اعلیٰ کے علاوہ ایک دوسرا مشیر مقرر کیا ہے، جو آئین کی
خلاف دندھی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور میاں سید الذخیر خان پر اچھہ ہے۔ جناب اسپیکر میں آپ
کی توجہ صوبائی اسمبلی بلوچستان کے رد نہ آف پر دیکھ بر نمبر ۲۷ بی کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو یہ کہتا
ہے کہ

“The motion shall relate to a single specific matter of recent occurrence”

جبکہ ہماری اسمبلی دو ماہ سے چل رہی ہے اگر ہمارے محاذ مبراس کو پیش کرنا
جاہتے تھے تو پہلے پیش کرنا چاہئے تھا، اب تو یہ خلاف قاعدہ ہے اس لئے میں اس کی
خالفت کرتا ہوں۔

مسٹر ڈسپی اسپیکر ہے۔ یہ بخود اکنہ دہست پڑانا ہے اس لئے اس کو رد کیا جاتا ہے۔
||

مسٹر محمود خان اچھکرنی ہے۔ میں یہ بھی ہوں۔ کسی بھی شخص کو اگر دہ

مسٹر ڈسپی اسپیکر ہے۔ میری رد نہ یہ ہے کہ آپ کو یہ معاملہ بہت پہلے پیش کرنا چاہئے تھا
اس لئے یہ خلاف قائدہ ہے

اب وزیر قانون اپنی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون و یاری بھائی امور ا-

I hereby move that the time for presentation of the Report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on the amendment in the Provincial Assembly of Baluchistan Rules of Procedure and Conduct of Business 1974 be extended by 31st October, 1974.

مسٹر ڈپی اسپیکر، تحریک یہے

That the time for presentation of the Report of the Committee on Rules of procedure and privileges on the amendment in the provincial Assembly of Baluchistan Rules of Procedure and Conduct of Business, 1974 be extended by 31st October, 1974.

تحریک مسٹر ڈپی اسپیکر کی

مسٹر ڈپی اسپیکر اب صورت بلوچستان میں امن و امان کی صورت حال پر بحث ہے اور پہلے
مرب اخلاف کی طرف سے تفسیر ہو گی۔

وزیر قانون و یاری بھائی امور ا- جناب اسپیکر آپ دقت مقرر کر دیں تاکہ سب اپنے حق
کے مطابق تفسیر کریں۔

میر احمد لواز بھٹی جناب والامیری صورت تجویز ہے کہ اپنام تعین کر دیں میر جو معین کے کر پہلے
کون بنے گا۔

مسٹر ڈیمی اسپیکرہ سب سے پہلے قائد حزب اختلاف بولیں گے۔

میر احمد لوار بھٹی :- آپ نام مقرر کر دیں اس کے بعد جو چاہے گا بولے گا۔

مسٹر ڈیمی اسپیکرہ :- یہ اسیل کی روایت ہے کہ عام بحث میں قائد حزب اختلاف
پہلے بولتے ہیں۔

میر احمد لوار خان بھٹی :- یہ کون ہی روایات ہیں، جناب آپ نام مقرر کر دیں ایک گھنڈا پورش کے
لئے اور ایک گھنٹہ حزب اقتدار کے لئے پھر ہم بولیں گے۔

مسٹر ڈیمی اسپیکرہ :- دن نام گورنمنٹ کی طرف سے ہیں آپ اپنے نام دے دیں۔

میر احمد لوار بھٹی :- ہمارے نیں نام ہیں۔

مسٹر ڈیمی اسپیکرہ :- اسیل کی کارروائی دس منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔
(دس بجکر چند رہ منٹ پر اجلاس کی کارروائی دس منٹ کیلئے ملتوی کر دی گئی)
(اجلاس کی کارروائی دس بج کر تیس منٹ پر دوبارہ شروع ہیں)

مسٹر ڈیمی اسپیکرہ :- آپ صوبہ بلوچستان کی امن و امان کی صورت حال پر بحث
ہو گا، ہر مقرر کے لئے تقریر کا فت ۱۵ منٹ ہو گا حزب اختلاف میں سے مس فضیلہ عالیانی
ہنزا کریں گی۔

مس فضیلہ عالیٰ

جناب اسپیکر : ہمارے صوبہ بلوچستان میں جب سے اکثر بھی پانچ

کی حکومت کو ٹھاپا گیا ہے۔ جسے پہنچتی سے مرکز کی حالت حاصل نہ ہو سکی اور موجودہ حکومت کو جس
فیرائیں طریقہ سے حکومت دی گئی ہے۔ اس دن سے پورے صوبہ بلوچستان میں امن و امان کی صورت
حال خراب سے خراب تر ہوئی جا رہی ہے اور اس سے صوبہ کے عوام سخت بے چین اور پریشان ہیں
پہاں پر صرف امن و امان کا سند ہی نہیں بلکہ اس صوبہ میں کسی کی عزت بھی محفوظ نہیں ہے۔

جناب والا ! برسر اقتدار حکومت عرصہ سے اس صوبہ میں امن و امان بحال کرنے کی کوشش کر رہی
ہے، لیکن نتیجہ اس کے بر عکس ہے اور انہیں کامیابی نہیں ہوئی ہے، اور صوبہ بلوچستان کا مسئلہ خدید
صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ فتح سخت انسوس ہوتا ہے کہ اس صوبہ کی امن و امان کی صورت حال
پر کسی کو بحث کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی اور مختلف جماعتوں کے بیانات نہیں چلتے، اس صوبہ کی امن و
امان کی صورت حال سے عوام کو بھی باخبر رکھا جائے اور برسر اقتدار حکومت جو مجبی قدم اٹھائے اس سے
بھی باخبر رکھا جائے۔ بہر حال آج کافی عرصہ کے بعد بلوچستان کی امن و امان کی صورت حال پر بحث کرنے
کی اجازت دی گئی ہے، تو میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ اخبار ریڈ یو اور مختلف نشر و اشاعت کے دریے
ذراائع صرف برسر اقتدار حکومت کی پہاڑت پر ہی عل کر رہے ہیں، عوام کو یہ تاثر دیا گیا ہے اور صوبہ بلوچستان
میں بد امنی کا باعث خان دلی خان صاحب اور افغانستان ہیں۔ مجھے یقین ہے اور بلوچستان کے عوام کو
یقین ہے کہ بلوچستان میں جو بد امنی پھیل ہوئی ہے اس کی وجہ صرف دلی خان اور افغانستان نہیں ہیں
بلکہ کئی اور وجہوں پر، جناب والا ! یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ حکومت صوبہ سے بد امنی کو دور کرنے کی
کوشش کر رہی ہے، اور دلی خان کوئی جانتا ہے تو یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ واپس آگر بد امنی کا باعث
ہو سکتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ افغانستان کی پالیسی کی وجہ سے سند بلوچستان پیدا ہوا ہے۔ میں
جناب اسپیکر اس معزز الیوان میں یہ کہوں گی کہ بلوچستان کے عوام کے شاخص مذاق نہ اڑایا جائے
 بلکہ حکومت کا یہ مرض ہے کہ جو بد امنی کے اسباب ہیں انہیں دفعہ کرے اور میں کہتی رہی ہوں کہ
بلوچستان میں امن و امان کی صورت حال پر بحث کریں، لہذا فلاح مر ہوتا ہے کہ بلاشبہ بلوچستان میں بد
امنی پائی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر! سیاسی تبدیلی جو اس وقت ملک کے مختلف بیل خانوں میں پڑے ہوئے ہیں اور کافی مدت سے انہیں رہا نہیں کیا جا رہا۔ وہ تبدیل خانوں میں پڑے ہوئے ہیں اس ملک میں قانون اور تبدیل خانوں کا اس طرح مذاق اڑایا جا رہا ہے۔

بلوچستان اس بیل کی برقرارار حکومت جو اپنی اکثریت کے بل پر ایسے بل پاس کر رہی ہے جو کہ بلوچستان کے عوام ہر حقوق کو تحفظ نہیں دے رہی ہے، بلکہ بلوچستان کے عوام کو جن کا لذت ختنہ ۲۵ سال سے استھان ہوتا رہا ہے، کوئی تحفظ نہیں دیا جا رہا۔ اور اب پھر ذہبی سند جا رہی ہے، اس سند میں جب بلوچستان اس بیل میں بلوچستان سردار ٹریونسل بل پیش کیا گیا تھا اور میں نے اس کی مخالفت کی تھی میں نے کہا تھا کہ یہ کالا قانون ہے اور حکومت اس کو عرف اس لئے پاس کرنا چاہتی ہے کہ صرف چند لوگوں کو خوش کرنے کے لئے اور باتی لوگوں کو پولیٹیکل دکھنے والیں کرنے کے لئے ایسے بل ہیں اور جبکہ یہ بل پاس ہو گئے اس کے بعد مجھے کئی تاریں اور درخواستیں میں ہیں کہ حکومت اس بل کی بناء پر پولیٹیکل دکھنے والیں کر رہی ہے۔ اور سینئر لوگوں کو ریورٹ کیا جا رہا ہے۔ جو نیز کم تعلیم یافتہ افراد کو ترقی دی جا رہی ہے اور انہیں مزید انکرزا جکیا جا رہا ہے۔

جناب والا! اس سے صرف ملازم کی شفہیت یا زندگی اثر انداز نہیں ہوتی بلکہ اس سے تعلقیں کی زندگی بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

درست تعلیم میر یوسف علی خان مکسی بر پلائیٹ آف ارڈر۔ کیا یہ غیر متعلق ہائیں نہیں ہیں۔

میر طاہی اسپیکر میر آپ یہ ملک جائیں یہ کوئی پلائیٹ آف ارڈر نہیں ہے۔

مس فضیلہ عالیہانی: جناب والا! جیسا کہ کل ایک کر منل پر یہیں ہوا تو ترمیم کی صورت میں پاس کیا گیا، جبکہ جماں کے حکومت ہی پر کہ حکومت ہی، اس نے دیسٹ پاکستان کر منل وہ میر ۱۹۶۸ء میں ترمیم کی تھی کہ اس کو ۳۰ مئی ۱۹۷۰ء کو چھ ماہ تک قید میں رہتا ہے اور اس کی سزا پانچ ماں گھنٹے ہے اور اگر

چند ماہ تک کوئی نیصد نہیں ہوتا ہے تو اسے ضمانت پر چھوڑ دیا جاتا ہے اور اگر سزا سال سے زیادہ ہے اور ایک سال کے عرصے میں اس کا نیصد نہیں کیا جاتا ہے تو اس کا حق ہے کہ اسے ضمانت پر چھوڑ دیا جائے، جب تک بارے حزب اقتدار کی طرف سے آیا جس میں کیا گیا کہ اس ترمیم کو حرف کر دیا جائے اس طرح ان ملزموں سے جن کا یہ حق بتا ہے کہ جب ان کا نیصد نہیں کیا جانا کو نہیں رہا کیا جائے یہ حق چین لیا گیا، جناب ڈلا! کیا اس سے ہمارے بلوچستان کے عوام میں بے چینی نہیں پال جاتی بد امنی کون پھیلائے رہا ہے رشو تیم کون لے رہا ہے، اور جو مزید گرفتاریاں ہو رہی ہیں ہم بھی ان کو حقوق سے رد کا جا رہا ہے، ان کے لئے کوشش ہی نہیں کی جاسکتی کہ انہیں ضمانت پر رہا کیا جائے۔

جناب والا! بد امنی کا ایک اور سب یہ ہے کہ مرکز سے امداد کی صورت میں جو رقم ملتی ہے اور صوبہ کو جو رقم بھی مرکز سے ملتی ہے، تو اس کو صحیح طریقہ سے استعمال نہیں کیا جاتا اور پورا سال گزر جاتا ہے، جب ایک دسمہ نجی جاتے ہیں تو خزانہ کامنہ کھول دیا جاتا ہے، اس سے صرف چند مشغول نظر لوگ ہی خاندہ اٹھاتے ہیں یا تی بلوچستان کے عوام بے روزگاری اور بے چینی کا شکار ہیں، اکثر یہ ہوتا ہے کہ نجٹ کا کافی حصہ بغیر مستعمل کے واپس چلا جاتا ہے، کیا اس سے عوام میں بے چینی اور بھی نہیں بڑھتی جا رہی؟

لہذا جناب اسپیکر: میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ بر سر اقتدار حکومت یہ تسلیم کرنے سے انکار نہیں کر سکتی کہ بلوچستان میں بد امنی کی فضای موجود ہے، اگرچہ منظر پر اس یا گورنر بادس کی چار دیواری اتنی مضبوط ہے کہ دہ میوں پٹاخوں اور گولیوں کی آوازیں نہیں سن سکتے تو میں یقین سے کہتی ہوں کہ پورا بلوچستان ہر روز ادراخال کر رات کو ہر ایک ایسی آوازیں سنتا رہتا ہے کیا یہ بد امنی نہیں ہے، کیا جناب اس کے نتیجہ میں لوگ ذہنی طور پر پریشان نہیں ہو رہے ہیں اور کیا خوف درہ اس نہیں پھیلتا جا رہا ہے، اس سے پہلے بھی میں یہ کہتی رہی ہوں کہ صوبہ بلوچستان میں امن و امان کی حالت پر بحث ہو اگر وہ پہلے ہی مان لیتے تو یہ جو کچھ ہو رہا ہے اس کا خاتمہ ہو چکا ہوتا، جناب والا! مجھے یقین ہے کہ حزب اقتدار کے پتوں پر بھی سہ سو لاکین مگر یہ آوازیں سنتے ہیں، اس سے ہر ایک دزیر کی کوئی پر بڑا فحारی پہنچتا ہے، جناب، جب سردار عبدالعزیز نشتر گورنر مرتے بغیر کسی باڈی گارڈ کے گھوکر تھے

جناب والا اب میں ان عزب راندار کے بھوپر پہنچنے والوں سے استدعا کر دیں گی کہ برائے خدا
اس ظلم و تم کو جو یہ بلوچستان کے عوام پر کر رہے ہیں اسے ختم کر دیا جائے اور بلوچستان کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے
ہمیں ضرور کوئی حل تلاش کرنا چاہیے جو منصفانہ اور باعزم حل ہو، جناب والا! جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر جکی
ہوں کہ بلوچستان میں تیام امن کیمیٰ تشکیل کی جائے جس کا جال پورے بلوچستان میں پھیلایا جائے اور اس کیمی کی
پورث اور سفارشات پر عمل کیا جائے۔ سیاسی تینیوں کو رہا کیا جائے۔

پہلے اڑپر کارروائی ختم کروائی جائے اور غیر ایمنی حکومت کو دور کر کے آئینی حکومت تشکیل دی جائے
 موجودہ حکومت نے جو اپنے سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لئے اس اکمل سے بل پاس کردائے ہیں واپس سے
اور ایسے قانون بسنے کا اگر کسی بے گناہ ادمی کو جل میں ملا گیا ہے اسے یہ حق دیا جائے کہ اسے صفات پر رہا کیا
جائے۔ جناب والا جو مسائل بلوچستان کی بد امنی کا سبب ہیں وہ ہم اپ کو بتائیں گے اپ اتنے الی ہوتے تو اپ کو
معذوم ہوتا۔ ہر لیکے عکس میں کام کرنے والے ملازمین کی کارکردگی کی نگرانی کی جائے، طریقہ جو گرانی کا سد باب
کیا جائے۔ اور مٹی کا تین گھنی، آٹا، چینی اور اس مضم کی ضروری اشتیاکوں لیکے ہر فروخت کرنے سے بند کیا
جائے اور معاشرتی برائیوں جو بلوچستان میں پیدا ہوئی ہیں انہیں ختم کیا جائے۔ تو جناب والا میں اس سلسلی
اور بہت کچھ چاہتی ہوں ہمارے بلوچستان کے عوام کو شدید سیاسی احساس ہے۔ ان کو صحیح عمل ہے کہ
بلوچستان میں جو امن دامان کا مسئلہ ہے یہ کون کی ضریب کی درجات کی بنوار پر ہے۔ شکریہ۔
(آوازیں) بولیں بولیں۔

مسٹر ڈی پی اسٹیک چہہ کر مہر اپ ایسا نہیں کریں جتنا فخر چاہتے ہیں بول رہی تھیں۔ اب میرشاہ نواز
صاحب بولیں۔

میرشاہ نواز خاں شاہلیانی۔ - بناب والا! انقریر کرنے سے پہلے میں ایک خوشی کی بات
عرض کرتا ہوں کہ چیز اپنے فقار پہلے بولنے کی دعوت دیتے ہیں لیکن یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ
حصہ بقتدری جسے اس نئے حصہ دری ہے کہ میں بہتے ہوں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جناب والا! اُبُر ایک بڑے وسیع موصوع پر بحث ہو رہی ہے۔ یعنی بلوچستان میں امن و امان کی صورت حال پر ہماری موجودہ حکومت نے اراکین اسپلی کو عموماً حزب اختلان کو خصوصاً بلوچستان کے صوبہ کی صورت حال پر کھلی دعوت دے کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ بلوچستان کے عام کی حالت موجودہ حکومت کے ساتھ ہے اور وہ کیوں نہ ہو۔

ہر آنکھ حساب پاک است از عاسہ چہ باک (تالیف)

حساب تو اسے دیکھنا چاہیے جس کے حساب میں غلطی ہو جس کا حساب صحیح ہو ذہ کیوں حساب دکھانے سے گھرائے جناب والا! حقیقت اور عوام کے مفاد کو دنظر رکھتے ہوئے ہم تمام ہمروں کو چاہیئے خواہ ذہ حزب اختلاف میں ہوں خواہ حزب اقتدار میں ہوں ہم داعيات اور حقوق کو نہ چھپائیں۔ بخشش ایک بلوچستانی کے ہم سب کو معلوم ہے کہ موجودہ حالت میں بد نفعی اور بد امنی پھیلانے کے ذمہ دار کوئی نہیں ادا سے ذہ کیا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ہر سب کو اپنے گریبان میں منہڈاں کر سوچنا چاہیے کہ ہم کس کا تقصیان کر رہے ہیں جناب والا! ان حضرات کو بڑی الہام قرار نہیں دیا جاسکتا جو کہ ہمارے صدر بلوچستان میں پرانی ہمیلے سے ہیں۔ اور جرام، فسادات، بد امنی کے ہرگز کھولے ہوئے ہیں بعض اپنے سیاسی اور سیاسی مقاصد کیلئے انکو چاہیئے کہ یہ روایہ اختیار نہ کریں بلکہ اپنے حقوق کے لئے سیاسی جستجو ہماری کوئی

جناب والا! نلم نست بلوچستان کا اندازہ تب ہو سکتا ہے جبکہ اس موجودہ حکومت اور ہمیں حکومت کے ساتھ تجزیہ کیا جائے۔ مثال دیتے ہیں کہ راستے کی نیکی و بدی کا اس کو پڑھتا ہے جو راہ رد ہو۔ جو گھریٹھے والا ہوا سے کیا پڑھتا ہے کہ راہ میں کیسی اطمینان ہیں کیا تکلیفیں ہیں۔ حزب اختلاف ہمیں ازمam دیتی ہے۔ لیکن میں ملکس خدمت ہوں اور گزارشی کر دوں گا کہ اپنے در اقدار کو جی دیکھ لے۔ ہاں ہمارے کافی گناہ ہیں لیکن پہلے اپنے کو دیکھے۔ جیسے کہ ایک مثال ہے کہ کسی بھیں نے گائے سے کبا کر دد رہ ہو ہماری دم کاٹی ہے۔ گائے نے کہا اے بھیں میری تو صرف دم کاٹی ہے اپ کا سارا جسم کا لا ہے۔ (تالیف)۔ اس لئے میں یہ ضرور عرض کر دوں گا کہ خدا تعالیٰ کے نعم سے ہماری موجودہ حکومت جام میر غلام قادر خان صاحب اور ان کے رفقاء کے کارکردنگی

سے ہمارے صوبہ میں امن دامان ہے۔ فقط چند جگہوں پر جس کا آپ سب کو علم ہے، دہان کو نہیں ہو سکتا۔ جناب دزیر اعظم کا حالتیہ درہ امن دامان کے۔ بنیں دلیل ہے۔
(آواز - پٹاخ)

ہم پٹاخ مادتے ہیں، پٹاخ مارنا پڑتا ہے۔ لیکن اس میں یہ فرق ہے کہ خلاف تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماں پشت ہے آپ کامز ہے اس سے گناہ گار تو آپ ہوں گے، کیونکہ آپ کامز ہے۔ ایسے میں توجہ ایں بھی صاب و کتاب رد کر دیتا ہے، اور میں عرض کروں گا برا نہ مانا جائے، ہمارے چند اہل کار ہیں، ان کے بڑے بڑے نام ہیں۔ دزیر اعلیٰ کو علم ہے۔ وہ ان کو لگام دیں بس میں اس وقت اور فصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ اخیر میں میں عرض کرتا ہوں کہ ہائکل امن دامان ہے۔ اور اس میں کسی قسم کی کوئی عملیتی نہیں ہے۔

مدرسہ دینی ایسکیکرڈر

اب مدرسہ صابر بوجانبی تحریر شردی کریں۔

میر صابر علی بلوچ : مدرسہ پیکر: امن دامان کی صورت حال پیش کرنے سے پہلے ہمیں تاریخی حقائق پر نظر ڈالنی ہوگی۔ جس کی وجہ سے بہاں امن دامان کی صورت حال پیدا ہوئی ہے۔

جناب والا! مخفی میں ہمارے ملک میں سرمایہ داروں اور جاگیر داروں کا راجح تھا، اور جن کا نصب العین صرف یہ تھا کہ ذہ ملک کے سریب عوام کا استھان کرتے رہیں تاکہ ذہ اپنی سیاسی اجارتہ داری قائم رکھ سکیں۔

جناب والا! جب ایوب خان نے اس ملک پر اور اس ملک کے لوگوں پر ظلم شروع کر دیا تو پہلے شخص میرے قائد جناب ذو الفقار علی علیو ہمی تھے جنہوں نے ان کی آمریت کو جیلیج کیا، اس کے بعد ان کو عوام کا تعداد حاصل ہوا، اور طہر ہمارے حزب اختلاف کے بھائی اس تحریک میں شامل ہو گئے تو ایوب کی آمریت کو پاٹش کر دیا۔ اس کے بعد بخشی خان کی حکومت آئی، اس نے انتباہات کرائے جس کے ذریعے اس ملک کے سریب عوام نے پاکستان پبلنڈ پارٹی کے منتظر کی

بھرپور تائید کی اور انہیں کامیاب کیا۔ بلوچستان میں کسی بھی پارٹی کی اکثریت نہیں تھی۔ جو کہ بہاں اپنی حکومت بنانے سکتی۔ صرف نیشنل عوامی پارٹی کی آٹھ نشستیں تھیں، لیکن جناب ذوالفقار علی جمیون نے اُتے ہی نیشنل عوامی پارٹی کو دعوت دی کہ ذہ اس صوبے میں اپنی حکومت بنانے والانکہ ایوب خان کے پورے درافتدار میں نیپ کے لیڈر جیلوں میں تھے۔ اور عجی خان نے تو اس پارٹی پر پابندی لگادی تھی، مگر جناب جمیون نے حکومت بنانے کے بعد اور چند گھنٹوں کے اندر اندر نیشنل عوامی پارٹی پر سے پابندی کی ختم کر دی اور حزبیا کر ہم اس وقت تک کسی بھی پارٹی کو دشمن دشمن قرار نہیں دے سکتے جب تک ہم یہ ثابت نہ کر دیں کہ ذہ دشمن یا دشمن یا خذار ہیں۔ جناب والا! حالانکہ ذہ حکومت نہیں بنانے سکتے تھے اور جمیعت العلماء اسلام کے تعاون سے انہوں نے حکومت بنائی۔ جناب والا! جب ذوالفقار علی جمیون نے اقتدار سنبھالا تو انہوں نے ملک میں ایک سو شصت معاشرہ اور انصاف پر مبنی نظام قائم کرنے کے کام کا آغاز کر دیا۔ لیکن چونکہ اس ملک میں نواب، سردار، جاگیردار اور زینداروں کو اپنی نکر حق کہ اگر یہاں عوامی انقلاب ہو گا اور اقتدار یہاں کے ہزیب عوام کے ملک میں ان کی نمائذہ حکومت کے پاس ہو گا تو اس سند میں چونکہ ذہ عوام کے دشمن ہیں۔ لہذا انہوں نے اس عوامی حکومت کو ختم کرنے کے لئے رکاویں پیدا کیں۔ سرداروں نے لوگوں کو لاکھوں کروڑ روپے دے دیئے تاکہ اس ملک میں اسی حکومت کو ختم کر دیں۔ اُپ دیکھیں کہ سندھ میں زبان کا مسئلہ پیدا کیا، اس کے بعد رجہ کا مسئلہ اٹھا لیکن بعداً کہ میرے قائد میرے چلیریں نے کہا ہے کہ میں جمہوریت کی پیداوار ہوں اور ذہ اُب عوام کے تعاون سے ان تمام بھرتوں سے نکل چکے ہیں۔

جناب والا! نیپ کو حکومت دی گئی تھی۔ آج ذہ ہے تھے ہیں کہ ملک میں جمہوریت نہیں ہے، میں کہتا ہوں کہ اگر جمہوریت تھیں ہے تو جب اُپ کو حکومت دی گئی تو کیا اس وقت جمہوریت تھی۔ انہوں نے تو سرداروں کے ہاتھ مصنبوط کئے، برسر اقتدار آئنے سے پہلے جمالا دان میں یہ دعده کیا تھا کہ ہم ششک کو ختم کر دیں گے۔ اگر ہم انتخابات میں جیت گئے تو ہم ششک ختم کر دیں گے

اب تک تو ہیں حکومت نہیں ملی ہے۔ مگر جب ان کو حکومت مل گئی تو انہوں نے چار سو زینداروں کو جیل میں بند کر دیا۔ کرتم کیوں یہ طالبہ کرنے ہو۔ پاکستان پیپلز پارٹی ایک انقلابی پارٹی ہے۔ اور وہ چاہتی ہے کہ اس اپس ماندہ صوبے میں بھی انقلاب لا سکیں۔ اس لئے پاکستان پیپلز پارٹی نے ناجائز طور پر مصوب کئے جانے والے ششک کو ختم کر دیا۔ حالانکہ اس کا وعدہ نہیں کیا تھا۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اگر جمہوریت کی بجائی کی بات ہے تو کیا بسوں کو لوٹنا، سر را ہ لوگوں کو گولی مارنا اور مظلوموں کو مارنا جمہوریت کی جدوجہد ہے۔
(آپس میں باعث)

جناب والا! یہاں کے عوام پر ظلم دستم ہے۔ اس لئے بموں کے دھماکے شرپنڈوں کے ذریعے کریں۔ کیا یہ ہے جمہوریت کی راہ کر ذہ بے گناہ لوگوں کو قتل کریں۔ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ جمہوریت ہے یا یہ اختلاف کرنے کا کوئی روی ہے کہ جیسا وہ چاہتے ہیں اختلاف کریں۔ ذہ اس کے علاوہ بہتر طریقے پر حکومت کو تحب و یز دیں۔ اور ملک اور عوام کی ترقی کے لئے اور بہتری کے لئے اپنی تجاوزیہ بیش کریں۔

جناب والا! معزز رکن مس فضید عالیانی نے فرمایا کہ جب تک قیدیوں کو رہنہیں کیا جائے گا، امن دامان کی صورت حال بہتر نہیں ہو سکتی۔ اس سلسلے میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے لوگوں کو پہاڑوں سے پیچے اتار دو۔ ہم ان لوگوں کو جیلوں سے رہا کر دیں گے۔ ایک طرف آپ امن دامان کی صورت حال پیدا کرنا چاہتے ہیں، دوسری طرف آپ لوگوں کو گوئی مارتے ہیں اور لوگوں کی زندگی اچیرن کر دی ہے۔ بلوچستان کے ہر علاقے میں اُگ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں پھر کہتے ہیں کہ لوگوں کو جیلوں سے رہا کر دیں، یعنی بلوچستان کے مغرب عوام کے مفاد کا مسئلہ ہے۔ آپ کو ان کی جان و مال عزیز نہیں آپ کو صرف یہ بات عزیز ہے کہ چار آدمی رہا ہوں جائیں، ذہ ضرور رہا ہوں گے، آپ ذرا ایک ہاتھ اُگے بٹھائیں..... تو جناب والا! میں عرض کر رہا تھا کہ اگر ہر اس کو جمہوریت کی بجائی ہیں گے تو میں نہیں سمجھتا کہ کوئی باشور آدمی اس سے الافق کرے گا تو جناب اس کے باوجود بھی

یہاں امن و امان کے لئے جو اقدامات کئے گئے ہیں ہماری حکومت انہیں اور بڑھائے گی، کیونکہ حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ عوام کی جان و مال کی حفاظت کریں اور جن لوگوں کا امن و امان کی صورت حال خراب کرنے میں ممکن ہو گا اور وہ بس کے ذمہ دار ہوں گے ان کو کسی صورت میں نہیں بختشا جائے گا، اس سلسلہ میں ان پر اور سختی کرننا پڑے گی اور ٹھوس اقدامات بھی کرنے پڑیں گے۔ جناب خالا! یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جتنا بھی جھگڑا ہو رہا ہے یہ ایک عزیب عوام کے اور سردار کے درمیان ہو رہا ہے، یہ کنزروڈیٹیو سسٹم اور نئے سسٹم کے درمیان جنگ چل رہی ہے۔ یہ جنگ یہاں کے رجعت پسند عناسرا اور ترقی پسند عناسرا میں ہو رہی ہے، کیونکہ ہماری پارٹی ایک انقلابی پارٹی ہے ہم ترقی پسند اور جمہوریت کے علم بردار ہیں، آپ تاریخ اٹھا کر دیکھیں آپ کو معلوم ہو گا کہ رجعت پسند کو ہر جگہ شکست ہوئی ہے، اب اگر سردار یہ چاہتے ہیں کہ ذہ اپنی تمام تر ردایات کے ساتھ اس نکل میں اپنی سرداری قائم رکھیں تو یہ ظلم ہے کیونکہ اب ذہ در نہیں، لوگ چاند تک ہر سچ چکے ہیں، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں پر کنزروڈیٹیو سسٹم اور نئے انقلابی سسٹم میں جنگ ہو رہی ہے، یہ یہ تین دلاتا ہوں کہ ہماری پارٹی اس میں بھی سرخرد ہو گی اور ہم آخری دم تک یہاں کے عزیب عوام کے لئے ایک اچھے اور باعزم معاشرے کے قیام کے لئے اپنے قائد جناب ذوالفقار علی صبیطہ کی قیادت میں بڑتے رہیں گے اور انشا اللہ تعالیٰ ہمیں نفع حاصل ہوگی۔

دریپرست مولوی محمد بن شاہ

قرآن کا حکم تو یہ ہے کہ آپ لوگ اپس میں نہ طریں، اوراتفاق کریں اگر کافر سے طلاقی ہو تو اس کے مقابلہ میں متعدد ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ لوگ سندھیت، بلوجھیت اور پنجابیت کی بنیاد پر حسد نہ کریں، بلونج پٹھان، سندھی اور پنجابی ہم سب مسلمان ہیں، صحابہ کرام کا اخلاق یہ تھا کہ ذہ کافروں سے سے بھی خوش اخلاقی سے پہش آتے رہے، ابھی مسیں نہیں عالیاتی نے کہا کہ یہ حکومت غیر تعالیٰ نی رہے، لیکن میں یہ کہوں کافم آپ کو تعالیٰ حکومت، اُنے کام تھا کہ اس قانون حکومت میں کیا

ہوا یہ کہ بتوحہ کے علاقے میں پہنچان احتیاج نہیں کر سکتا تھا، دوسرے یہ کہ پنجابی پولیس کے ملے کو بلوچستان سے پنجاب بیٹھ دیا گیا، یہ الفاق کے خلاف بات ملتی، اس حکومت میں کتنے لوگوں کو پشاور کے علاقے میں قتل کیا گیا آخر انہوں نے کیا گناہ کیا تھا، انہیں قانونی حکومت کرنے کا موقع ملا مگر انہوں نے قانونی حکومت نہیں کی، اس موقع پر مجھے یہ تقدیر یاد آ رہا ہے۔

ایک تعصیل دار کے ساتھ اس کا ملازم کھڑا تھا، ملازم کے ہاتھ میں دفاتر ملتی اور تعصیل دار کچھ لکھنے میں مصروف تھا، اُسے کسی بات پر غصہ آیا اس نے اپنے ملازم کو دھکا دیا جس کی وجہ سے دفاتر گر پڑی، تعصیل دار نے اپنے ملازم سے کہا کہ تم نے سیاہی کیوں گرانی ہے، ملازم نے عرض کی کہ جناب دھکا تو آپ نے دیا تھا۔“ تو جناب پہاڑوں پر آدمی انہوں نے بھائی ہیں جو لوگوں کو مار رہے ہیں، عزیز بیوں پر ظلم کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہم مظلوم ہیں۔ یہ بڑے انسوس کی بات، سنا ہے وزیر اعظم صاحب میں بہاں موجود تھے، اس پہاڑ پر گولی چلی جی جس کی وجہ سے ایک بچہ مارا گیا، پھر بھی آپ مظلوم ہیں اور ہم ظالم۔

(اشتم ششم)

یہ گولیاں آپ چلاتے ہیں اور الزام ہیں دیتے ہیں۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ یہ حالات آپ نے خراب کئے ہیں آپ کو چاہیئے کہ ان لوگوں کو جو پہاڑوں پر ہیں پچھے انہیں تو کچھ نہیں ہو سکا اور سب کچھ نیک ہو جائے گا، ذہ بوجوگ جو پہاڑوں میں ہیں گولیاں چلاتے ہیں لوگوں کو جان سے مارتے ہیں پھر بھی ذہ مظلوم ہیں اور ہم ظالم اگر مسلمانوں کا اخلاق گرفتار ہو جائے تو اس کا خیصلہ خدا نے کیا ہے جس پر ہمیں عمل کرنا چاہیئے

مس فضیلہ عالیانی:- جناب یہ جو پر الزام لگا رہے ہیں۔

مسٹر ڈپی اسپیکر:- مس فضیلہ آپ لشیف رکھیے۔

ڈیکھی صحیت ۴۔ افغانستان میں کیا ہو رہا ہے ایک ایسی شخخت کے بارے میں سب جانتے ہیں جو علاج کی طرف سے افغانستان گئے پر وہاں سے لندن بھی آنکھوں کے علاج کے لئے گئے ہنا ب یہ آنکھ کا درد پاکستان کو بکار رکنے کے لئے ہو رہا ہے، تو اب اس کا کیا علاج کیا جائے، یہ ایک ظاہر بات ہے جو سب کو معلوم ہے، دسرے یہ کہ سیاسی قیدی سزا کئے جائیں، جب ذوالقدر علی صبوح تشریف لائے تو انہوں نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ پہاڑوں سے پچھے اتر آئیں اور ہستیار ڈال دیں تو سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے گا۔

یہ پہاڑوں سے ان لوگوں کو دالپس بلا لیں تو ہم قیدیوں کو رہا کر دیں گے کیونکہ ذہ بھائی یہی ذہ بھارے دوست ہیں۔ اگر ان کو پہاڑوں سے ناتماں گیا تو کام اور بگڑ جائے گا اور ذہ بھی بند قیں لے کر چلے جائیں گے اور ان کو ماریں گے، اگر آپ سمجھتے تو یہ طریقہ استعمال کرتے کہ ان کو دالپس بلا دیتے، دوسرا کام قانون کے بارے میں کہا ہے تو اس سند میں عرض ہے کہ یہ بھی آپ نے ہی بنایا تھا، مگر ہم نے اس کو سفید قلنفن بنایا، آپ لوگ ہمیں چھیرتے ہیں، لوگوں کو مارتے ہیں، اور ہم جواب دیتے ہیں، لیکن اس کے باوجود ہم خالم ہیں اور آپ مظلوم ہیں؟ یہ کوئی انسانیت تو نہیں ہے، ان شرپنڈوں کو پہاڑوں سے تاریں ہم ان کو لگھ لگائیں گے، اور قیدیوں کو رہا کریں گے، ذہ اپنے بھائیوں کو کیوں مارتے ہیں، آپ چھیرتے ہیں فلم کرتے ہیں۔

من از بیگانگاں ہرگز نا
کر بامن ہرچ کرد آشنا کرد

مسٹر طہی پیکر مولوی صالح محمد صاحب!

وزیر منصوبہ بتلکی ترقیات و اہمیت ۴۔ - آهُوذ بالله منْ شَهِيدِ الْجَاهِيْمِ وَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خَدَهُ رَضِيَ عَلٰی رَسُولِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِي الْقُرْآنِ الْجَيْدُ وَ الْغَرْقَانُ فَيَدُ

لائقہ دادی نے الارض مسماڑا ٹھ

جناب اپنے کام میں زمیران نے یہ کہا ہے کہیاں پر اس دامان نہیں ہے۔ جناب پہنچے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ جب بھی پاکستان مصبوط ہو یہ لوگ پریشان ہوتے ہیں۔ جس وقت سے یہ حکومت نہیں ہے اس وقت سے پریشانی عوام کا مقدر بن گئی ہے۔ اس کی کوئی وجہ تو ضرور ہو گئی یا یہ رفتار یا اندھی، اندھوں تو واضح ہے میرے خیال میں آپ جانتے ہوں گے کہ یہ تمکن کرنے لوگ کرتے ہیں۔ بسون کو کون دست ہے۔ پوریاں کوں کرتے ہیں ذہ بولوگ یہ کرتے ہیں ذہ سب پر عیاں ہے پہنچے بسوں پر جعل ہوئے ریلوں پر جعل ہوئے۔ ذہ بھی آپ جانتے ہیں۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے جب سے ہمارا صوبہ بنتا ہے یہ جگہ دا شروع ہو گیا ہے۔ ہمارے بھتے آدمی پہاڑوں میں ہیں یہ بیلوں میں ہیں ان میں کوئی سیاسی آدمی نہیں ہے۔ ذہ سب شرپند ہیں۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ حکومت نے کسی آدمی کو بغیر کسی وجہ سے جیل میں نہیں رکھا۔ جام صاحب اور نواب اکبر بھٹی نے جب ان کو جیل میں رکھا میں اس دن حاضر تھا اپنے بھتے ہوئے کہ اسکو غیرہ باہر سے لاتے ہیں میرا مقصد حرف تنقید نہیں بلکہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم سب کو بل کر کو شش کرنی چاہیئے کہ یہ بد امنی ختم ہو جائے۔

الله تعالیٰ نے مومن کا خون مومن پر حرام کیا ہے۔ ہمیں اسلامی اصولوں پر جو مکمل خابطہ جیات ہے، عمل کرنا چاہیئے۔ اگر ہر اس پر عمل نہیں کریں گے تو اور کون کرے گا آپ کو مظلوم ہو گا، اب جب دزیر اعظم یہاں تشریف لائے تھے ہمتوں سے دادا مارے گئے انہیں کسی نے نہیں مارا بلکہ خود مر گئے۔ یہ مجہد اللہ تعالیٰ کا شان ہے جو کسی کا برا چاہتا ہے اس کے ساتھ برا ہونا ہے کسی پر ظلم کرنے والا بھی نہیں بخ سکتا۔ فالمکبجی چھپ نہیں سکتا۔ میرے خیال میں یہ بات ہر ایک پر واضح ہے کہ موجودہ حکومت نے کسی کو ناجائز طور پر نہ جیل میں رکھا ہے تھنگ کیا ہے، اگر ذہ شراریں کریں گے تو مجرم بن جائیں گے اور مجرم کو محافف کرنا اچھی چیز نہیں ہے۔ اگر ذہ توبہ کر لیں تو جسے دزیر اعظم نے بھا کہا ہے کہ اگر ذہ اکتوبر کی پندرہ تاریخ تک ان باتوں سے باز آ جائیں تو انہیں جتنا کرو دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آپ لوگوں پر اگر کوئی عذیرہ نہ کرتا ہے تو آپ بھی اس کے علاوہ بہاد کریں۔ میرے خیال میں ان آدمیوں میں سے کوئی بھی اچھا اُدی نہیں ہے جو جمل میں بند ہو جب وہ ہماری بالقول کو نہیں مانتے تو ہم کیا کریں یہم نے ان کو پہنچا کہا ہے کہ اپنے بھائیوں پر ظلم نہ کرو ہمارے علاقےِ ثوب میں کوئی شرپنڈ نہیں ہے انہوں نے نہ صھانیوں کو قتل کیا ہے نہ کسی دفتر کو لٹھا ہے یہ وہ کچھ بیہاں پر ہو رہا ہے آپ کو مسلم ہے کہ کس نے ہو رہا ہے اگر آپ کی اکثریت ہوتی تو اس روز جب الیکشن تھا تو آپ خود بخود کا میاپ ہو جاتے۔ آپ کو مسلم ہو گا کہ ازاد بھر کی مر منی کو وہ جس پارٹی میں چاہتے جاسکتے ہے جیسے میرے معزز بھرنے پہنچے کہا ہے کہ آپ بھی نہ اکثریت پیلپن پارٹی کی ہے نہ نیپ کی ہے۔ بلکہ یہ ایک نجٹو حکومت ہے میرے خیال میں آپ کے بھی ذہن میں یہ نہ ہو گا کہ آپ کی اکثریت ہے یہ داں آڑٹ کرنا اور باقی آپ جس طرح جمہوریت چاہتے ہیں وہ شیک نہیں ہے جمہوریت فتنہِ دشاد کا نام نہیں ہے ہم سب بھائیوں کی ہیں اور مجھے ایسید ہے کہ اس دامان کے خواہ شمند آپ بھی ہوں گے۔ ہم بھی ہیں یہ کام غلط ہے کہ فتنہِ دشاد پھیلایا جائے یہ نہ ان پاؤں کے باوجود ابھی تک کوئی سخت اقدام نہیں کیا ہیں چاہیے کہ ہم جمہوریت کے لئے جمہوری قدم اٹھائیں۔

بہر حال ابھی تک ہم نے کوئی اس قدم نہیں اٹھایا ہے گرہم کو مجبور نہ کیا جائے کہ کوئی خاص قدم اٹھائیں۔ ابھی ہم نے کسی پر ظلم نہیں کیا آپ ایسی مثالی بنا یاں کہ کسی شخص نے کسی جگہ پر حکومت کی مخالفت کی ہو اور کوئی بات کی ہو اور تمہرے اسے جیل میں ڈالا ہو۔ وہ جو یہم پہنچیں۔ بندوقیں چلا یا بیوں پر جعل کر کے سارے سارے کام کا علط استھان کیا ہو تو ایسے اشخاص کو بھی بیٹھ جیل میں رکھا ہے۔ اور جنہوں نے سر کار کا خزانہ اور ملازم کے فنڈ کا علط استھان کیا ہو تو ایسے اشخاص کو بھی بیٹھ جیل میں رکھا گیا ہے۔ (حزبِ اقتدار کی طرف سے تحریک افغانیں) -

آپنے بولنا شکر بنت کو سلسلے سال میں تھاں نہیں کیا جاتا اور جتنا کہ ہبھی رہ جلتے ہی تو جھرستھاں شروع کر دیتے ہیں ملے سے فتنہ مسلم ہر چیزیں اس سمعتیں بھی میں سب کچھ بتا دوں گا۔ ابھی پہلے سال آپ کو پہنچا ہو گا کہ اٹھا رہا کروڑ سے زائد ہمارا بیٹھ تھا اور یہ ۲۱ کروڑ مہنگائی کی وجہ سے جب ہم کو ملا تو دہ ۴۵ کروڑ بین گیا۔ لاحظہ ہمارا خسارہ تھا۔ اس سال ترقیات کا امر کے لئے ۲۱ کروڑ روپے کے ہیں۔ ٹھیکیداروں نے ہر طریقے میں لیکن اور طالبہ کیا کہ اس سی سلسلہ میں ہم نے کمی نہ کر دی اور کچھ داشتم خارہ کو پورا کرنے کے لئے رکھ دیا گیا۔ ابھی بھی ترقیات کا مم شروع میں

اٹ پر اللہ تعالیٰ کام ملک ہوں گے اور کوئی کام نہیں نہ رہے گا۔ زندگی کام میں رکاوٹ یا مشکل ہوگی۔ ہنکے دست میں جو کچھ ہو گا ہم خود کریں گے۔ لیکن میں یہ خود کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ افرما ہے جو کوئی بیکی کی سفارش کرے گا اور نیک اُدمی کا سفارش کرے گا۔ تو اس کی اللہ تعالیٰ کے ہاتھی ہر ہنر ہر ترقی ہے۔ اگر کسی بڑے اُدمی کی سفارش کرے گا۔ تو اس سلسلے میں سزا ملتے گی۔ اور جو لوگ پہلی ہیں غلط ہیں ان کی سفارش مت کریں اور جو دھوکہ کرتے ہیں میرے حیال میں غلط ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس وقت وہ بولتے ہیں — ناس بولتے ہیں جھوٹ بولتے ہیں اگر اپنے عزیب کے لئے بولتے ہیں صحیح اُدمی کے لئے بولتے ہیں تو یہیک ہے اور اگر درسرے غلط اُدمی کے لئے بولتے ہیں تو غلطیات ہے اس کو سزاوار کر دیں کہ جو جرم کرتے ہیں ان کا جرم بیان نہ کرو۔

دل قلم الشہادۃ ڈست ان حکیم کا حکم ہے کہ آپ جو گواہی دیتے ہیں وہ بالکل پوشیدہ نہ کرو اور اگر آپ کو پتہ ہے سازشیں کون کرتا ہے اور آپ نے اس کو پھیایا تو اس طرح سے آپ گنہگار ہو جائیں گے اور اس کی سزا ہے۔ ہمارے جسم میں روح ہے اور یہ رہیں الاعمار ہے جب وہ گنہگار ہو گیا تو سارا جسم گنہگار ہو جاتا ہے۔ تو میں یہ بات خود کہوں گا کہ جب آپ عوام کے دوست پر کامیاب ہو گئے ہیں تو آپ کو عوام کی خدمت کرنی چاہیئے۔ نیپ بھی ہماسے ملک کی پاری ہے سب ہمارے بھائی ہیں جو بھی ہیں لیکن حقیقت کی بات کرنا بہت اچھا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّ أَنْزَكْتَ أَدِيدَ الْكِتَبَ لِلنَّاسِ يَا أَيُّهُ

کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کس ہیز کے لئے اس نے کہ آپ اس کتاب کے مطابق لوگوں کے فیصلے کراؤ۔ جو آپ سمجھتے ہیں۔

ہمارا پر جو عنوان خراپی ہوتے ہیں تو اس کی سزا کے لئے آپ ہی منصف ہو جائے! آپ ہی کوئی ضعیل گریں ہم جس آپ سے یہ پوچھتے ہیں اور کیا آپ کے مقابل جس یہ صحیح ہو گا۔ میرے ہیں یہ تو غلط ہے صورتیں لوگوں کی کسی کی عزت محفوظ نہیں ہے۔ یہ کون لوگ ہیں یہ جو ساروں اور عوام کو تسلیک کرتے ہیں۔ آخر وہ جیز کوں کر دے ہیں۔ بہم لاتے ہیں۔ آوازیں آتی ہیں۔ مگر کچھ نہیں ہوتا ہے۔ اس جیز کی بد نیس اللہ تعالیٰ عوام پر غار کر دیتے۔ بہر حال آپ جو کچھ سمجھتے ہیں مثا یہ صحیح ہو۔

جس اُدمی نے قتل کیا ہے تو اس کا قتل روا ہے اور جائز ہے حق ہے کہ آپ اس کو مارو۔
الْجِنْ وَالْأَنْجَنْ دیا تو صحیح ہے درد نہزاد اس ہو گا۔ بجہ آپ کوئی صحیح بات کرنے ہیں یا اسلامیات تدریس دالتے ہیں تو تمہارا گا

ساتھ ضرور دیں گے۔ اور ایسا تو نہیں ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ یہ نہیں کیا وہ نہیں کیا اور اس جھنڈ سے تعزیز دیں
 ناراضی بھی ہوں گے لیکن آپ کو اپنا روایہ شفیک کرنا ہو گا جیسا کہ ایک معزز ممبر نے کہا ہے کہ ہم سب اپنے
 گھیان میں تکمیل کر سکتے ہیں اور کیا کر سکتے ہیں اور ہم نے اپنے مسلمانوں کے مزید لوگوں کے لئے
 - - - - - - - - - - اس وقت کے وزیر اعلیٰ سردار عطاء اللہ صاحب کو اپنی کمی کر دے
 ہمارے غریب لوگ اتنا پریشان ہیں۔ یہ سے ساتھ ایک معزز ممبر صاحب بھی تھے جنہوں نے مزید آدمی
 کا ساتھ نوٹہ دیا اور یہ سے آدمی کا ساتھ دیا ہم امن و امان کے لئے انتشار اللہ ضرور کر کر شش کریں گے
 اور حبیب یہ کا روایا ہو رہی ہیں آپ ان کو کہیں کہ آپ فی الحال ایس مت کریں۔ ہم سب بھالا جائیں
 ہیں اگر آپ ہم سب کو ماریں اور ہم آپ کو ماریں اس طرح سے تو یہ غلط بات ہو گئی اور یہ بد امنی اور غلط
 طریقہ ہے جیسے کیا جا رہا ہے آپ جمہوریت چاہتے ہیں جیسے صابر صاحب نے کہا گری طریقہ جمہوریت
 کا ہے۔ ہمارے صوبے میں جو یہ بد امنی ہے یہ صرف ایک دو جگہ پر ہے یہ سارے صوبے میں نہیں ہے
 یہ غریب صوبہ ہے اور اس کا اصل سبب سرواریت ہے اور یہ جس جمہوریت کے طوری دار ہیں میرے خیال
 میں یہ جمہوریت نہیں آپ کو خود پستہ ہے جمہوریت کیا ہوتی ہے۔ جب ایک آدمی منصب ہو جاتا ہے
 تو پھر فزاری نہیں ہوتی۔ ابھی قوی اسلی کی نشست سے ایک نمبر صاحب صرف دہزادہ دوڑ سے جیت
 گیا جبکہ ایک کے ۲۰ ہزار سے اور دوسرے کے ۲۲ ہزار سے۔ یہ جمہوریت سے جیت گیا۔ ہم
 جمہوریت چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے کوششیں ہوتیں ہیں اگر نہیں تو کوشش کی
 درج پر حملہ کیا جائے اور ملک کی سلامتی کو نقصان پہنچایا جائے۔ عوام پر حملہ کیا جائے اور ملک کی سلامتی
 کو نقصان پہنچایا جائے۔ عوام پر حملہ کیا جائے یہ پہنچنیں جائیں تو یہ جمہوریت کا اصول نہیں۔ ملک میں
 بد امنی پسیلانا جیسا کہ صابر صاحب نے کہا ہے کہ یہ جمہوریت نہیں اور ووٹ صیحہ منصف ہے
 اور جمہوریت میں انصاف ہوتا ہے۔ ہم حق والوں کے لئے ضرور ہوں گے۔ جو نیک اور صحیح آدمی
 ہے اس کی حمایت کریں گے۔ صحبوٹ صاحب پیپلز پارٹی کے چیئرمین اور ملک کے وزیر غرض ہیں۔
 ان کی ہمراہی سے مسلمانوں سے مصالحت ہوئے ہیں۔ یہ ان کی حمایت ہے۔ ابھی انتشار اللہ سارے صوبے میں
 امن و امان ہے اور صرف ان دو مسلمانوں میں کچھ بد امنی ہے۔ اسی پر ہم نے اعتبار کر لیا سردار لوگ
 ہیں۔ بہرحال اس مسلمانی میں بھی جب وزیر اعظم ہمارا گئے تھے۔ اور ہم نے فرمایا کہ اس سروواریم

کو ختم کر کے دم میں گے۔ نیپ کے وقت میں بہبی دوسرا آدمیوں کو پھو جیل میں رکھا گیا تھا۔ تو میں نے بھی کہا تھا کہ ان کو بھاکیا جائے۔ اور ان کا کوئی جسم نہ تھا۔ صرف یہ تھا کہ انہوں نے ہما تھا کہ ہم ششک بھیں دیں گے۔

اور اُن لوگ اگر اپنے گریبان میں خود دیکھیں تو اپنے فرالغش سے کسی وقت بھی ہٹ نہیں سکیں گے اور نہ کسی وقت داک آٹٹ کریں گے۔ حمام کے معاد کے لئے اُپ آسکتے ہیں مدد بات اُپ صحیح بتائیں گے ہم اس پر مل درآمد بھی کریں گے۔ مزدود کریں گے۔ اور میں اپنی تقریبہ یہاں پر ختم کر دیا ہوں۔ (تالیف)

مسٹر ڈبی اسپیکر اے خان محمود خان اچکزی!

مسٹر محمود خان اچکزی :- جذب والا! صوبہ بلوچستان کی اسن دامان کی صورت حال پر بحث کرنے سے پہلے مجھے تاریخی حقائق بیان کرنے میں۔ کچھ اپنی باری کے متعلق بھاکہنا ہے اس صوبہ کے ساتھ جو بے بڑا قلم ہے اس صوبہ میں رہنے والوں کے ساتھ جو نسلم ہوا ہے وہ یہ ہے جذب والا! ۱۹۷۰ء میں جب صوبے بنے جب پاکستان کے چار صوبے بنائے گئے توہیں صوبہ میں رہنے والے سے پہلے سے پہلیں پوچھا گیا اور اس صوبہ میں بہت سے لوگ تھے یہاں بہت سے لوگ پشتون رہتے ہیں۔ برداشتی رہتے ہیں ہیں بلوچ رہتے ہیں

وزیر مالیات :- کیا معززہ بھروسہ جب آئین پر ہیں بول رہے ہیں۔

خان محمود خان اچکزی :- کیا اُپ اس چیز کی مخالفت کرتے ہیں۔

مسٹر ڈبی اسپیکر اے رہنمائی صاحب اُپ بھیجا یہیں اور خان محمود خان اُپ بھی اسن دامان کی صورت حال پر بحث کریں۔

خان محمود خان اچیکرنی

- جانب والا! میں بھی کہہ رہا ہوں کہ یہ ان دامان کی ہو رہا ہے پیدا ہوا کیوں ہوئی۔ ریاست دیر کو صوبہ سرحد میں شامل کیا گیا۔ تو پٹھان زیادہ پٹھان کے ساتھ مل گئے کہ تعلیم یافتہ پٹھانوں میں مل گئے۔ کوئی مسئلہ پیدا نہ ہوا۔ خیر لور سرحد صوبیں شامل ہوا۔ خود سے سندھی زیادہ سندھیوں کے ساتھ مل گئے۔ کم تعلیم یافتہ سندھی زیادہ تعلیم یافتہ سندھیوں سے مل گئے۔ کل مسئلہ نہ اٹھا۔ پہاڑ بور پنجاب میں شامل ہوا۔ تو کم پنجابی زیادہ پنجابیوں میں شامل ہو گئے کہ تعلیم یافتہ پنجابیوں میں مل گئے۔ کوئی مسئلہ نہیں ہوا۔

یہاں حالات بالکل مختلف ہیں تاریخ میں یہ نہیں آیا ہے اپنے بلوچستان کی تاریخِ
الحکمر دیکھیں انگریزی ددرکی تاریخِ الحکمر دیکھیں اس کے بعد دیر پٹھان کی تاریخِ دیکھیں یہ کبھی بھی
نہیں کیا کہ بلوچ اور پٹھان ایک ہی حکومت کے تحت رہے ہوں۔ یہاں ایک صوبہ تھا پہاڑ بور سیاسی
جماعتوں کا فیصلہ ہوا کہ صوبے بنائے جائیں گے۔ سندھ صوبہ میں مسلم تھا کہا۔ پنجاب صوبہ
میں مسلم تھا کہا۔ سرحد صوبہ میں مسلم تھا کہ ہے۔ لیکن بلوچستان ایک نیا صوبہ بنایا گیا۔

علاقوں پر مشتمل تھا اور کچھ بلوچ ہمارے ساتھ تھے۔ لیکن ان کا انتظام بالکل الگ تھا۔ وہاں اسے سی
بھی دیہتا تھا باقی میں صرف خان صاحب کی حکومت تھی۔ اور یہم بالکل دو مختلف ستم کے لوگ رہتے
تھے۔ صوبہ بناتے وقت یہ جیاں بالکل نہیں رکھا گیا کہ کم تعلیم یافتہ لوگ زیادہ تعلیم یافتہ لوگوں میں شامل
ہوئے ہیں یا کم تعلیم یافتہ لوگوں کی تعداد زیادہ ہے۔ کسی ستم کا خیال نہیں رکھا گیا جذب والا! ہم
میں یعنی بلوچستان میں مری بیگی لوگوں کو شامل کیا گی ہیں ان سے کوئی دشمنی نہیں ہماری پارٹی کا منشور
ہے۔ ہم ہر ان اک کے لئے باغتہ زندگی گزارنے کا خیال رکھتے ہیں۔ بلوچستان کے قبائلیوں کو صوبہ سرحد کے
قبائل کے برعکس ہاں صوبہ میں شامل کیا گی۔ مجھے مسلم ہے میں صوبہ سرحد کے قبائلی علاقہ میں خود ہوں
ہوں۔ میں نے بہت سے قبائلیوں کو خود دیکھا ہے ان میں بہت تعداد میں الجیہر موجود ہیں۔ انہیں کہاں
یجھے کہ عہد دیا پر آرمی میں موجود ہیں۔ لیکن ان کو اس لئے صوبہ سے باہر رکھا گیا ہے کہیں کوئی
خاص وقت اُسے کاٹا نہیں اپنے لپشتوں بھائیوں کے ساتھ صوبہ سرحد میں شامل کرو یا جائے گا۔

ہمارے قبائلیوں کو صوبہ سرحد کے قبائلیوں کی طرح صوبہ سرحد کو کیا جائے گی اس کا نتیجہ بینا بھی ہے چنانچہ اپنے ان گورنمنٹ کو تھکنا جو فریز کے سوا کوئی کرنہیں جانتے۔ ان لوگوں کو صوبہ میں شامل کیا جو دنیا کی کسی دیگر چیز کو نہیں جانتے سوائے سردار کے اور جب یہ شامل کے لئے تو اس کا نظری نتیجہ یہی ہونا تھا وجائز ہے۔ آپ لفظیں کریں۔ جناب والا انبیے کس نے بتایا کہ مری حلقہ میں مری قبائل سفر کے چلانگ لگاتے کیونکہ سردار کا حکم ہے کہ یہ اچھی چیز ہیں اس پرست چلو، جبکہ ایک صوبے کا رہنے والا آتنا سادہ لوح اور آتنا دنیا سے ناپلد ہو تو ذہ صوبے کے لئے کیا کرے گا، اس غریب کو آتنا پیسا گیا ہے اسے غریب کو آتنا دور رکھا گیا ہے کہ ذہ سفر کے چلانگ صرف اس لئے لگاتا ہے کہ یہ سردار کا حکم ہے۔ کہ چلانگ لگا دی ہمارے ساتھ اس صوبے میں کیسے جل سکتے ہیں۔

جناب والا! فریز کے لوگوں کو مرکزی ایمنی میں نمائندگی دی گئی ہے۔ ذہ آتے ہیں، صوبے میں ان کا کوئی نہیں اس کے بریکس ہمارے قبائلی ہمارے احمد نواز جانی، خیرخوش خان مری آکر ہمارے پاس صوبائی اسمبلی میں بیٹھے ہیں۔ صوبے کے باقی لوگ (قانون کے پابند) شہری ہیں، ذہ میکس ادا کرتے ہیں۔ ذہ حکومت کے ہر احکام مانتے ہیں اس کے بریکس ہمارے مری اور بھی علاقوں کے لوگ (قانون کے پابند، شہری نہیں ہیں) ذہ میکس نہیں ادا کرتے ذہ نہ اپنے علاتے میں پولیس کو چھوڑتے ہیں اور نہ ہی ان کی یہ خواہش ہے۔

آپ کو یاد ہو گا کہ ہمارے لئے بوجستان کے بختے بھی چھپے تو نہیں۔ اپنے میتوں اُن کے بنانے والوں میں خیرخوش خان مری، میراحمد نواز بھٹی اور میرجا کر خان ڈڈکی، یہ تینوں حضرات ان کے بنانے والوں میں تھے۔ ان لوگوں نے یہ تو نہیں بنائے لیکن وہی تو نہیں خود ان کے لئے قابل قبول نہیں ہیں۔ ہمارے لئے یعنی کاروں صوبہ بوجستان کے لئے ہمارے قبائلیوں کے لئے تھیک تو نہیں بنائیں۔ اور ایک آئین ساز ادارہ رہے لیکن دی مقدس آئین، دی مقدس قانون جو میراحمد نواز خان اور میر خیرخوش مری ہمارے لئے بنائیں اور ذہان کو خود تجویں نہ ہو؟ خدا کی پناہ۔

اس بنیادی فرق کی ہی وجہ سے کردہ ان ایکشن سیل بننے ہوئے ہیں۔ آپ کا یعنی دہان نہیں جا سکتا کیونکہ ذہ دہان، آپ کو نہیں چھوڑتے اور دہان پولیس نہیں ہے

اپنے کل آدمی دہاں نہیں جا سکتا۔ اس لئے کہ دہاں کوئی قانون کو تحفظ دینے والا نہیں ہے۔
بھی وجہ ہے کہ ان ہی لوگوں نے دہاں سے مخفی ہو کر آنا ہے۔ اگر کسی نے دہاں پر جانے
کی جگہ کی جی تو یہ لوگ گولیاں چلا میں گے۔ اور لوگوں کو ڈرامیں گے، کیونکہ ذہ اپنے علاقے
میں بادشاہ ہیں۔ میرا صاحب سے ٹرا نیا دی اعتراض پھر ہی ہو گا کہ بلوچستان کا صوبہ غلط بننا
ہے اس میں جو قبائلی بھی ہمارے ساتھ شام کئے گے، یہیں ہماری ان کے ساتھ کوئی دشمن
نہیں ہے۔ میں اب بھی میراحمد نواز خان کو بھائی کہہ کر پکارتا ہوں یا تو اپ ان کو قانون کے پابند
شہروں کی نامیں۔ دہاں پر پولیس کو لے جائیں تھا نے نہیں۔ ان کے لئے سب کچھ کریں ذہ ہمارے
بھائی ہیں۔ ذہ بلوچستان میں رہیں گے۔ اگر ذہ ہمارا قانون نہیں مانتے اگر ذہ ہماری پولیس اور
پولیسی کو دہاں نہیں چھوڑتے تو بھائی ان کو قانونی طور پر بلوچستان میں نمائذگی کا کوئی حق نہیں پہنچتا
میرا بھی اعتراض ہے۔ اس کے بعد جس چیز کے لئے ہم یا ہمارے ساتھی جدوجہد کر رہے ہیں نہ
یہ خواہیں ملتی کہ ہمارے پھرمان بھائی اپنے پھرمان بھائیوں سے میں ذہ فریز ہے جو کہ قدرتی صوریہ
پھرمانوں کا ہے ہے پشتونستان کہیں یا جو کچھ بھی کہیں اور پھر ذیرہ غازی خان اور حکیم آباد کے
لوگ یہاں میں جائیں تو ایک قدرتی بلوچستان میں میں آجائے گا۔ تاکہ یہ لوگ یہاں پر خوش رہیں اور
یہ اپنے بھائیوں کے ساتھ خوش ہو لا۔ اگر ذہ نہیں ہے.....

میر عصا بر عسلی بلوچ

در (پلامٹ اف ارڈر) جاپ۔ یہاں لیک خاص عنوان کے تحت یعنی ان
ملکات کی سوتھ حل پر نکت ہو رہی ہے اور یہ کہ بلوچستان کا صوبہ غلط بننا ہے، یہ ہے اور ذہ ہے.....
یہ صوبوں کی تائیں غلط ہیں.....

مسٹر ڈپی اسپیکر ام۔ صابر صاحب آپ تشریف رکھئے

خان محمد خان اچکزہ:- بھیادی باتیں ہیں آپ تحقیق کر لیں ہماری اب بھیہ ہی
خواہش ہے کہ یہاں پر پھرمان اور بلوچ جنگوں کی عرض نہیں اور منہج حقوق معلوم ہوں پھرمان اور

جنوں بھائی چارہ ہمارا مقصد ہے اور اس مقدس مقصد سے ہمیں رکن کے لئے یعنی بلوچستان میں پھانوں کو عزت کی زندگی گزارنے کے خلاف جو صبحی ہمارے احتمال ہے اس لگا یقین جانشی میرے ساتھی اور کامریلا ہم ہر طاقت سے مکر لیئے کی خواہش رکھتے ہیں۔ چاہے ذہ کیسے ہی لوگ کبھی نہ ہوں خواہ ذہ سردار ہوں یا کوئی اور ہمارے ساتھیوں نے ان کے ساتھ میں سال تک قریب میں چلائی تھیں۔ مجھے فرز ہے کہ بلوچوں میں آج جو سیاسی بیداری پائی جاتی ہے اور ذہ آج اپنی سیاست کے لئے جو کچھ کر رہے ہیں، ان میں میرے بوڑھے والد کا بڑا حصہ ہے، انہوں نے بلوچوں کے لئے بڑا کام کیا ہے۔ لیکن انسوس اس بات پر ہوتا ہے کہ جب ہم یقین پر بیٹھ گئے تو ہمارے بھائی ذہ کے چھل گئے میں نے بار بار کہا اور پھر لہوں لہوں کا کہ اس مقدس مقصد کے لئے ہم ہر فرد ہر پارٹی اور پر بلوچ سے مکر لیئے کی خواہش رکھتے ہیں۔ چاہے ذہ دلی خان ہو چاہے ذہ سردار نیپ ہو اور چاہے ذہ سردار غوث غوث کی پیلسز پارٹی ہو ہم اس مقدس مقصد کے لئے ہر ایک سے بالکل مکمل لینا چاہتے ہیں اور ذکر لیکے (حسین)

جواب دلا! اب میں اس نگت کی طرف آؤں گا، جیسا کہ میرے ساتھی صابر صاحب نے کہا ہے، یہ میری مکر دری سمجھئے یا میری عادت، مگر جس طریقے سے میری تحریکت ہوئی ہے کہ میں اپنے ساتھیوں پر اعتراضات کرتا ہوں اور ان کی غلط باقتوں پر منقید کرتا ہوں، وہ تو صابر صاحب نے فرمایا کہ ایوب خان کے خلاف سب سے پہلے آواز اٹھانے والے ان کے ساتھی ہیں، مگر میں حالت نہیں کر سکتا، کم از کم بلوچستان میں سب سے پہلے ایوب خان کے خلاف جلسہ جلوس کرنا اور اس کے خلاف عوای خریک چلانا یہ سہرا تو نیپ کے سر ہے۔ ۵ مئی ۱۹۴۸ء جب ہم نے پہلا جلسہ ایوبی امرت کے خلاف کیا تھا، ہم یہ نہیں کہتے کہ اس میں پہلی بارہ تھیں ہمیں کامیابی کا حصہ ہے مجھے چوبت نہ اندر بیٹھ رہا، پر صدر اُپر ہو کر جو میں لفکن بلوچستان میں سب سے پہلے آواز اٹھانے کا سہرا نیشنل جوائی پارٹی کے سر ہے جب عبدالصمد خان اپنی ۵ مئی ۱۹۴۸ء کو چودہ سال کی تیڈتے رہائی پانے کے بعد رہا ہو کر آئے تھے تو یہاں ایک بڑا جلسہ ایوبی امرت کے خلاف ہوا تھا

جواب دلا! ہم آج جس عنوان پر بیٹھ کر رہے ہیں، مگرچہ اس میں کوئی تکلف

نہیں کہ اس حکومت کو امن و امان کی اسٹری درڑ میں ملے ہے، لیکن ہماری حکومت نے جو بھی اختیار کی ہے۔ اس پر میں نے بجٹ تقریر میں بھی اعتراض کیا تھا۔ اور اب بھی اعتراض کرتا ہوں مگن دردی پوش تعلیمیں بنانا اور مخفی اسلو بردار آدمی کھوا کر دینا۔ میں کہتا ہوں کہ ان سے امن و امان کا مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ اس کے لئے جناب دالا صیحہ بھائی کی ضرورت ہے۔ اور دُہ یہ جناب والد!

کہ یہاں کے غریب عوام کو بلوچستان کے غریب عوام کو اس نامور سے بھے ہم سرداری نظام کھکھ لیں خاتم دلائی جائے۔ اگر ہم اس نامور کو جڑ سے نہیں کھو دھینکیں گے، بلوچستان میں امن و امان کا مسئلہ باقی رہے گا۔ ایک سردار کو خوش کر کے درسے کو مارنا اور درسے کو خوش کر کے تیسرے کو مارنا۔ اس طرح تو سرداروں کی چیخش کا ایک چکر چلتا رہے گا، آپ نے ایک بلوچ کو ایک غریب مری اور ایک غریب بھگی کو یہ یقین دلانا ہو گا اور ساختہ ہی ایک غریب میگن اور غریب ریسائی کو یہ یقین دلانا ہو گا کہ حکومت آپ کے ساتھ ہے۔ ایک غریب بلوچ تو ہر صورت میں اپنے سردار سے محروم ہے۔ کیونکہ اس کو پہنچنے ہی سے یہ تربیت دی گئی ہے کہ سردار اس کا سب کچھ ہے۔ ذہ تو تصور بھی نہیں کر سکتا موجود بھی نہیں سکتا کہ اپنے سردار کی خلافت کرے آپ کو سرداری نظام کو جڑ سے اکھاڑنا ہو گا۔ پھر ان غریب لوگوں نے آپ کا ساتھ دینا ہے۔ ہوتا کیا ہے؟ آئئے دن اخبار میں ریسائی صاحب کا بیان آجاتا ہے کہ ہم خیز عخش سری کے ساتھ بات کریں گے۔ اس طرح یہ غریب سمجھتا ہے کہ کل پھر مری اور عطا اللہ میگل وزیر اعظم بن کر آ رہا ہے۔ تو اگر میں جھٹکی حاشت کر دیں یا ریسائی کی حاشت کر دیں تو ہمراپنے سردار کی حاشت کبھی نہ کر دیں۔ سردار ہی ان کا واحد اور سب کچھ ہے کیونکہ خدا ہی نے اس کو سردار بنایا ہے اور سب سے پلا اسکے اس ھوبہ سے داجہ لوگوں کو نکالتا ہے اور تیسرے خیال میں یہ پی پی اور نیپ کا مشور بھی ہے۔ امن و امان کا مسئلہ کبھی اور کیسے پیدا ہوا اس کے لئے میں میراحمد نواز خان بھائی کو گواہ بناؤں گا، انہوں نے لا ہو رکے ہوائی اڈے پر نوازے وقت سے باہمی کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہم ایک پارٹی کی جنتیت سے اس بات پر مجبور ہو سئے ہیں کہ ہم ہمصار اتحادیں۔ یہ ان کا پہلیں کو انٹرودیکٹ ہے یعنی ذہ نامید کرتے یہی کہ جو لوگ گویاں چلاتے ہیں اور جو لوگ امن و امان کا مسئلہ پیدا کرستے ہیں ذہ بھارت

لوگ میں اور ہم ہی نے ان سے کہا ہے کہ ایسا کر د بڑے انسوس کی بات ہے کہ ایسی پارٹی
کا لیڈر جو.....

میراحد نواز خان بھٹی مدرس جاپ کون سے اخبار میں آیا ہے؟

خان محمد خان اچھکڑی مدرس نواب وقت میں آیا تھا۔ میں نے باروزی فارع

کو بتایا تھا اہل اپنے بناوں کا بڑے انسوس کی بات ہے کہ ایک ایسی پارٹی کا پارلیمانی لیڈر ایسی بات کرے جس پر دنیا کا جیادہ مقصد عدم تشدد ہے، صبر اور استقامت ہے جسے اپنی طرح یاد ہے اور ہم تاریخ میں پڑھتے ہیں کہ جب سرخ بوشی طریک اُنگریزہ دل کے خلاف چل گئی لوگ بتایا کرتے ہیں کہ ان کی ہائی کامن کی طرف سے اس کے کارکنوں کو یہ بہانت کی گئی تھی کہ تشدد کسی صورت میں نہیں کرنا ہے اور کسی کے خلاف لڑنا نہیں۔ --- آپ بیعنیں کہیں کہ ان کو نیکا کیا جاتا تو اس کے جواب میں وہ کہتے کہ میرے سرخ پھرے تو میں نے نکال دیئے ہیں اور اگر تم میری جلد بھی اکھاڑ دو تو تمہیں اس میں سے سرخ ہون نظر آئے۔ ذرا سمجھو ذکر میں حد تک برداشت کیا کرتے تھے۔ آج اس پارٹی کے لیڈر کس شکل میں آگئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جماں بھی اقتدار نہ ٹوکی گوئی چلا دیں گا، اس طرح سے معاملہ نہیں سمجھے گا۔ میرے یہ ساختی مہدیت کے علم بھوار ہیں۔ میں تو اسے نام بھاد جمہوریت کھوں گا۔ کے علیحدہ اور کی اس سبیل میں سارا دن بیٹھے ہوئے تھے جس قانون کے تحت آج گل خان نصیر گرفتار ہے اور جس قانون کے تحت غیر قانونی رہا ہیں ہو رہے ہیں۔ کل اسی قانون کے تحت ایک ترمیم اس سبیل میں پیش کی جا رہی تھی۔ اور میرے سارے سماجی خاموش تھے۔ بھی ٹرا انسوس ہے کہ کس بھرپوری کی یہ اس سبیل اپ بیعنیں کریں کہی ہے اس سبیل بالکل جرگہ مبروع کی اس سبیل معلوم ہو رہی تھی جو انگریز خاچا چاپ ہوں ایک ایسا قانون اور خاچا جس کے تحت سات سال بغیر پوچھے قید میں رکھیں گے میری خواہیں تھی کہ کوئی اس پر بولے۔ میں اس لئے خاموش بیٹھا رہا کہ اس کا سہرا جو نیپ کے سر ہونا چاہئے تھا۔ شہزادہ کریم تو کہ اذکم میرا کاشہ دین گے

مگر ایسا نہیں ہوا۔ میں نے اس بیل کی اس وقت مخالفت کی جب ذہ منظوری کے ترتیب تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ میں اس کے حق میں نہیں تھا۔ پھر انہوں نے دوسرا بیل پیش کیا میں قرارداد لایا۔ بلوچستان کے عزیب عوام کے لئے تاکہ بہانے کے غریب عوام کو عکس کیا۔ کانون کے مالک ہو چاہیں۔ بنی غلش کی جگہ ایک عزیب بینگل اس کا مالک ہو جائے قادرخشن کی جگہ ایک عزیب بگٹی مالک ہو جائے۔ مجھے بڑا انسوس ہے کہ اس جمہوریت لانے والی پارٹی نے جمہوریت پسند پارٹی نے اس قرارداد کی کشمکش کھلا مخالفت کی۔ مجھے بڑا انسوس ہوتا ہے۔ اس پارٹی سے جس سے میری اپنی تاریخ دابستہ ہے۔ ایک بات ہر ہم پھر لے گئے۔ اب مجھے اپنے منتشر کئے جو کام کر رہی ہے، ذہ بھی کسی سے بو شید نہیں۔ اب ذہ صرف یہ تعریف لگاتے ہیں طاقت ہمیں دوپادھیں دو اس کے علاوہ میں نے اپنے پرانے ساہنیوں سے کوئی اور بات نہیں سنی ہے بلوچستان کے لئے اور پاکستان کے لئے عوام حجد جد کر رہے ہیں پاکستان کی ذہ جمہوریت جس کی وجہ سے آپ ابھی میں بیٹھے ہیں اور فوجداری قانون نام منظور ہو گیا۔ ذہ جمہوریت جس میں نیپ نوازوں نے تحریک پیش کی اور آپ نے اس کی مخالفت کی، جناب یہ آپ کی پارٹی کا منتشر نہیں ہے میں اس کے خلاف ہوں۔ یہی انسوس مجھے اپنے پی پی کے نمائذوں سے ہے، میں آپ کا اور صابر بلوچ کا انتہائی مشکور ہوں کر جہوں نے کم از کم حقیقت پسندی سے میرا ساخت تو دیا۔ اور اپنا وڈٹ میرے حق میں استعمال کیا، یہ بات بلوچستان کی تاریخ میں ائے گی کہ فلاں آدمی نے عربیوں کے حق کے لئے استعمال کیا تھا۔ فضیلہ ہم نے کچھ بائیں کیس..... پریس گیئری میں بڑے مانوس چہرے نظر ا رہے ہیں، مجھے اچھی طرح باد ہے نیپ کے درمیں یہ پریس فائی خائف تھے۔ کسی کی آنکھ پر پی نظر آتی تھی کسی کے سر پر۔ مجھی کہا ہوا، بی۔ ایس۔ اد کے رجکوں نے مشرق کے دفتر پر حملہ کر دیا اور دھماکہ شروع کر دی کہ جناب ان کے خلاف جنریکوں بھاپی ہی گزر گئے اپنی حکومت سے ہے۔ جس کا میں ساختہ دے رہا ہوں، اس نے اپنی دلست میں اگر کہ اچھا کام کیا ہے تو یہ کہ دو چیزوں کو بلوچستان سے بالکل ختم کر دیا ہے۔ ایک تو جمہوریت، جس کے لئے بہت سے لوگوں نے فربانیاں دی ہیں، ذہ جمہوریت جس کے

لے بہت سے لوگ جیلوں میں گئے۔ آج جس حکومت کو خوش قسمتی سے چاری حالت حاصل ہے۔ ذہ ایک ایسے ناستے پر جا رہی ہے جس میں کہا جاتا ہے کہ بلوچستان کے علام کو جمہوریت مت دد۔ میں آپ پرہ دلخی کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر میں نے آپ کی مخالفت کی تو بلوچستان کے لوگوں کے لئے رہز در کر دن گا، آپ یقین کریں میں کسی سیٹ کے لئے نہیں کپوں گا۔ یہ اختیار میں نے نہ جام صاحب کی حکومت کو دیا ہے اور نہ آئے والی حکومت کو دیتا ہوں کہ ذہ بلوچستان کے عزیب علام سے جمہوریت چھینیں۔ اخبارات کی آزادی ختم کریں۔ آپ یقین جانئے، میری اگر مخالفت آئی بھی تو اس بات پرہ کہ آپ نے خان صاحب کے قتل کی تحقیقات میں کیا کیا؟ اخبار اور جمہوریت کی آزادی کے لئے کیا کیا؟

میں کوئی ہمراہ نہیں ہوں کہ میں آپ کی اس وقت تک حالت کرتا رہوں گا۔ جب تک آپ اتنا رہیں ہیں۔ میں کل جبی آزاد سیٹ مانگ سکتا تھا، آج جبی سیٹ مانگ سکتا ہوں، لیکن جناب اگر میں آپ کی مخالفت کر دن گا تو عزیب علام کے لئے خنکریہ

(تالیں)

مُسْرِفِ طَبِيِّ اسپیکر (وزیر قانون میاں سیف اللہ خان پراچہ)

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور جناب اسپیکر! مجھ سے پہلے میرے سماںیوں نے بڑی لمبی جو ولی تقاریر کیں لہذا میں اپنی لقریبی بڑی غنقر کر دن گا۔ یہاں بات لا اینڈ آرڈر کی ہو رہی ہے یہ مسئلہ پیدا کیا گیا ہے۔ خود خود پیدا ہنسی ہوا۔ یہ مسئلہ ۱۹۲۲ء سے شروع ہوا ہے، ۱۹۳۷ء میں دونظاہروں میں جنگ شروع ہوئی۔ پاکستان جب وجود میں آیا تو اس کا مستصدی یہ تھا کہ پاکستان مسلمانوں کا اپنا ایک ملک ہے جہاں ذہ ترقی کر سکیں جہاں ان کی نفع و مہرباد ہو سکے۔ جہاں ذہ ملک کی قائم کارروائیوں میں آزادی کا طور پر

حد لے سکیں بلوچستان میں اس دقت سرداری نظام نافذ تھا، اور سرداری نظام کے تحت سردار کو بھی یہ حق حاصل تھا کہ ذہ اپنی قوم کا فیصلہ خود کرے یہ نظام پاکستان کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے پاکستان بنانے والے یہ جاہتے تھے کہ بلوچستان کے قبائل لوگ بھی پوری آزادی حاصل کریں اور اتنا ہی فائدہ حاصل کر سکیں جتنا کہ دسرے لوگوں کو حاصل ہو گا۔ اس دقت برٹش بلوچستان کو چلا یا جاتا ہے۔ پہاں پر سرداری نظام تھا، یہ سلسلہ اس دقت سے چلا آ رہا ہے، جب سے سرداری نظام کو بجا نے والوں نے لے واپس آرڈر کی صورت حال پیدا کی، پی پی پی کے منشور میں بھی یہ بات ہے کہ ذہ ہر طرح کی اصلاحات لا میں گے، انہوں نے عوام سے وعدہ کیا ہے، انہیں پورا ہزدار کیا جائے گا، ان اصلاحات میں لاد کی اصلاحات اور معاشرتی اصلاحات بھی ہیں، اگر ہمیں سرداری نظام کو ختم کرنا ہے، تو اس کے لئے بھوڑداری اور لازمی اقدامات ہیں، انہیں کرنے ہوں گے، اور جب یہ اقدامات کے جامیں گے، تو جو لوگ ان اقدامات کی خالصت کریں گے، تو جناب یہ سلسہ میں رہا ہے، حالانکہ ہمارے الوزیریں کے سبز دن نے یہ قرارداد پاس کی تھی، کہ ہم سرداری نظام ختم کریں گے اور اس طرف سے بھی یہ ہوا ہے کہ اس طرف ایک عملی کارروائی ہو رہی ہے، ہمارے جو کامی ترقی پسند سردار ہیں انہوں نے پی پی کے منشور کو قبول کیا ہے، سرداری نظام کے حق میں نہیں اور جاہتے ہیں کہ اس نظام میں اچھے جمہوری طریقے سے تبدیلی کی جائے، ان کے علاوہ اگر نظر ڈالی جائے تو بڑے بڑے سردار بھی موجود ہیں، ہمارے کام صاحب کو یہجہ پس پید کا نظام ان کے ہاتھ میں تھا، کیا لا رائیڈ آرڈر کا سند پیدا ہوا؟ اور کوئی لا رائیڈ آرڈر کا سند نہیں ہے، لا رائیڈ آرڈر کا یہ سند سرداری نظام کی حفاظت کے لئے پیدا کیا گیا ہے، درحقیقت یہ الزام لگانا کہ جام صاحب کی حکومت نے لا رائیڈ آرڈر کا سند پیدا کیا ہے، اور اس پر پوری طرح قابو نہیں پایا جا سکتا ہے کہنا غلط ہے، میں کہتا ہوں کہ جام صاحب کی حکومت ایک مشکل داداے گزر رہی ہے،

انتہے زیادہ مشکل درد سے پہلے بھی کوئی حکومت نہیں گزری ہے۔ یہ حکومت مخلوط ہے اس میں پی پی کے نمائندے ہیں، چتوں خواہ، جمیعت العلماء اسلام اور مسلم لیگ قیوم گردپ کے نمائندے ہیں، اتنی جماعتوں کو اکٹھا کرنا اور ان کو چلننا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ میں تو حام صاحب کو مبارک پاد پیش کرتا ہوں کہ ذہ اتنا مشکل کام کر رہے ہیں

(اتالیاں)

دوسرا عرض یہ ہے کہ جہاں تک الیف سی آر کا تعلق ہے، کامے قویں کی بات ہے۔ یہ کوئی آج کے نہیں ہیں یہ انگریز دل کے زمانے سے ہیں۔ جب بہاں نیپ کی حکومت مخفی تو اس وقت بھی موجود تھے۔ اور اب بھی موجود ہیں۔ مگر پیپلز پارٹی کے نشور کے مطابق قانونی اصلاحات آرہی ہیں۔ ذہ بات اعدہ اخبار دل میں شائع ہو چکی ہیں کہ قانونی اصلاحات کی ہوں گی۔ عذریہ اور انتظامیہ کو علیحدہ کیا جائے گا، عوای توانین ہر علاج میں نافذ کئے جائیں گے مگر اس کے لئے کچھ وقت کی ضرورت ہے۔ اور آئین کے مطابق یہ اصلاحات لائی جائیں گی اور یہ جو کامے قوانین میں ان کو قدم بر قدم ہٹایا جائے گا، جب یہ قوانین آگئے تو اس وقت سرداری نظام کی ضرورت باقی نہیں رہے گی، پھر عام قانونی اجنبیوں کو کام کرنا ہو گا۔

آب یہ عرض کرتا ہوں کہ یہاں پر اکثریت اور اقلیت کی بات کی گئی ہے میرے دوست مولوی صالح محمد نے اس بات کی اچھی طرح دفاحت کی ہے، اگر اس وقت نیپ اکثریت کا دعوے کر سکتی تھی تو صرف جمیعت العلماء اسلام کی وجہ سے کر سکتی تھی اگر ہماری ہن فضیلہ عالیانی کامیاب ہوئی ہیں تو مولوی صاحب کے دوست سے ہوئی ہیں۔ آب جمیعت کے ممبران ہمارے پاس ہیں اور اب ہماری اکثریت ہے ان کا کارروائی میں حصہ لینا اس بات کا ثبوت ہے، اب امن دامان پر بحث ہوئی ہے ہماری معمورہ ہن نے فنڈر کے متعلق ذکر کیا ترقیت کام کے متعلق ذکر کیا میں مجہتا

ہوں کہ ذہ خود اچی طرح جانتی ہیں کہ کس تیز رفتاری سے ترقیاتی کام ہو رہے ہیں، صرف میرے حکم میں ساری ہے پانچ ہینے کے درمیان ۸۵ لاکھ روپے کے پیپلز ورکس پر گرام عکل ہوئے ہیں یہ کہنا کہ موجودہ حکومت نے کسی طرح سے انتقام لیا ہے یہ غلط ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ ۱۹۷۲ء کی جو ایکیں پاس ہوئی تھیں، میں یہاں پر اعلان کر رہا ہوں کہ ان پر عمل ہو رہا ہے۔ کیا یہ انتقام ہے، ہماری حکومت کا یہ ارادہ ہے کہ کسی قسم کا کسی سے انتقام لیا جائے۔ ہم نے ان ایکیوں میں کوئی ترمیم نہیں کی بلکہ ان کو آگے بڑھایا ہے، میں ان نکات پر تقریر کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے اب میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں،

مسٹر ڈپلی اسپیکر

در اب ایوان کی کارروائی ادھے گھنٹے کے لئے ملتوی گی جاتی ہے۔

(بارہ نج کر پانچ منٹ پر ایوان کی کارروائی ادھے گھنٹے کے لئے ملتوی ہو گئی اور بارہ نج کر پانچ منٹ پر زیر صدارت سیر فادغش، ڈپلی اسپیکر شروع ہوئی ہے)

مسٹر ڈپلی اسپیکر

در اب میریوسف عمل خان مگسی بولیں گے۔

وزیرِ اسلام :- جناب والا! اپوزیشن کی طرف سے یہ ایک اعتراض کیا گیا تھا کہ یہ نظم دستق کامنڈ اس لئے ہے کہ یقول ان کے نیپ کی حکومت کو مرکز کی حاشت حاصل نہ ہتی، پھر فرمایا کہ اس لئے بھی یہاں پر لوگ پریشان ہیں اور امن و امان کامنڈ ہے کہ اکثریت کی حکومت کو غیر جمہوری طریقے سے قوڑا گیا، تو میں آپ کی توجہ دنکات پر بذل کرنا چاہتا ہوں

جناب والا جب یہاں پر لیڈریز ایکشن ہوا، یا میں اس سے بھی پہلے گی

بات کرتا ہوں کہ جب پاکستان پیپلز پارٹی بر سر اقتدار آئی تو اس زمانے میں نیپ پر
پائندی تھی۔ اگر ہم متعقب ہوتے تو جناب چند گھنٹوں کے اندر ان پر سے پابندی نہ
ہٹاتے تو جناب یہ کہنا غلط ہے کہ اس لئے امن دامان کا سلسلہ ہے کہ بہاں پر مرکز
کا اعتماد نہ تھا، جب لیڈریز الیکشن تھا، ہماری بہن بہاں موجود نہیں ہیں جب ان کا
الیکشن تھا تو اس وقت ہمارے تین بھائی دوڑ دینے کے لئے موجود نہ تھے، مولوی
شمس الدین سرحوم جج پر گئے ہوئے تھے۔ سردار چاکرخان صاحب اور میراحمد نواز بھی جی
دوڑ دینے کے لئے نہیں آئے تھے۔ تو اگر جہوری طریقہ کرنا چاہتے تو ان کی اکثریت تسلیم
نہیں کی جاسکتی تھی جب تک ذہنی مبادرت ڈالنے کے لئے نہ آتے، یہ صرف مرکز کا اعتماد
تھا اس لئے ان کو حکومت ملی حالانکہ تین دوڑ نہیں پڑے تھے۔ تو اس کا مقصد یہ ہے
کہ اگر طوہ میرے پیٹ میں جائے تو کمی خالص ہے اگر ان کے پیٹ میں جائے تو خالص ہی
نہیں، میں بتتا ہوں کہ امن دامان کا سلسلہ کیوں ہے عوام کو کس نے پریشان کیا
ہے۔ اس کے بارے میں معزز عبران نے بڑی مدلل تقاریر کیں لیکن میں زیادہ وقت
اس ایوان کا لیتا ہیں چاہتا، اس لئے عرض کرتا ہوں کہ ہم جب اکثریت کی بات
کرتے ہیں تو نیپ کے عبران سے زیادہ، ہم سے زیادہ، اکثریت بہاں عوام کی ہے
کوئی جہوری حکومت یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ کوئی ایک پارٹی عوام کا قتل سام
کرے اور پھر فرمائے لے گے کہ ان کے منظور نظر ہیں، جی ہاں ہمارے منظور نظر، ہمارے
منظور نظر بہاں کے طلباء ہیں، ہمارے منظور نظر بہاں کے کسان ہیں، ہمارے
منظور نظر بہاں کے مزدور ہیں، ہمیں فرز ہے کہ یہ ہمارے منظور نظر ہیں، ہمارے منظور
نظر ذہن دادی نہیں ہیں جن کو نکران کے ساحل سے بر طرف کر کے اس
حکومت کے خلاف سازشیں کر دیں، اس لئے ان کو درد ہو رہا ہے کہ ہمیں
حکومت دد، پھر فرمائے لے گے کہ جناب پشاڑ چل رہے ہیں، گرنیٹ چل رہے ہیں میں

پوچھتا ہوں

غالب کا ایک شعر ہے

کی میرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زور پیشیاں کا پیشیاں ہونا

(تالیماں)

ہمیں بڑی خوشی ہوتی ہے کہ ذہ تسل کے بعد پیشیاں ہو دیا توہ کر لیں
غضب خدا کا نہ توہہ کی نہ ہی پیشیاں ہوئے۔ پیاس خود پھینکتے ہیں اور گزندخود
پھینکتے ہیں اور سپر نام ہیں دیتے ہیں، جناب مری کے علاقوں کے لوگ کوئی اتنے جاں
ہیں ہیں اور ان کی آنکھوں میں کوئی دھوول نہیں جھونک سکتا۔ سب جانتے ہیں کہ
یہ کون کرتا ہے، کیوں کرتے ہیں۔ اگر کوئی آدمی یہاں کے عوام پر برم پھینکا اور
انہیں تنگ کرے یہ غلط ہے۔ مجھ پر برم پھینکو۔ میرے گھر کی دیواریں ادپنی نہیں
ہیں، لاریوں میں عورتوں اور نچوں پر برم پھینکتے ہیں۔ انہیں قتل کرتے ہیں اور
کیا پتہ اہلوں نے آپ کو دوڑ دیئے تھے یا آپ کے مخالفوں کو، میر تسل
کی باتیں ہوتی ہیں۔ جام صاحب نے کسی کو قتل نہیں کیا تھا۔ کسی پر گولیاں
نہیں چلانی تھیں۔ نقصوں یہ تھا کہ نیپ کی حکومت کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ جام
صاحب کے روکے نے کسی کو قتل نہیں کیا تھا۔ اور ہر جہوڑیت کی باتیں کرتے
ہیں۔ کہتے ہیں کہ جو آدمی پیاز خود کھاتا ہے، اس کو پیاز کی بو نہیں آتی۔
پہلے سنتے سنتے آپ دیکھا بھی ہے۔ لیکن میں آپ کے توسط سے یہ بتا دینا چاہتا
ہوں کہ جو آدمی غیر جہوری طریقے استعمال کرے گا اس کو ہر طریقے سے کچلا
جائے گا۔ کہتے ہیں کہ من کیمی مقرر کرد، من کیمی گویوں کے ذریعے قائم کی
جاتی ہے۔ اگر ہم کسی اور ملک کے ساتھ جنگ میں دیگری کے ساتھ کھڑے ہو سکتے ہیں تو
بہاں بھی انتظام کر سکتے ہیں۔

ہم ڈرنے والے نہیں ہیں اور نہیں کے عوام ڈرانے والے ہیں۔ میں
آپ کے توسط سے بتا دینا چاہتا ہوں کہ ترقی کے راستے کو کوئی نہیں رد کر
سکتا۔ کہتے ہیں کہ مردوں کی حالت کو دیکھئے۔ اورے کم از کم ہر گھر میں عرکیں بنی تو جس۔

۴۶

آپ کے دور میں تو سڑکیں تھیں ہی نہیں ان کی حالت کیا ہو گی کیا بنی ہوں گی۔ کہتے ہیں
اس علاقہ میں سڑکیں مت بناد۔ میری علاقہ میں مت بناد، انشا اللہ سڑکیں صزو رہنیں گی۔ یہ
تو خالی تنقید کرتے ہیں۔

کہا گیا ہے کہ چار قومیں ہیں۔ جہان امریکہ میں ۵۰ رہائیں ہیں سب امریکن
ہیں کیا دہان بھی ۵۰ قومیں ہیں، دہان ریڈ امریکن ہیں، ڈنچ ہیں، فرمون ہیں، دہان
بھی ۵۰ قومیں ہناد۔ امن دامان کی حالت۔ کسی کے اشارے پر بہاں تحریک
ہو جاتی ہے۔ دہان ہو جاتی ہے۔ اگر ہم غیر ملکی طریقہ
اختیار کرتے۔ اور اتنا صبر سے کام نہ لیتے۔ ہم نے دعوت دی ہے کہ آڈیاں کرد
جٹو صاحب نے اس دن کیا کہا۔ آڈیاں کرد اگر کوئی ہاتھیں کرنے کے لئے تیار
نہیں۔ لا توں کے بھوت باتوں سے ماننے کے لئے تیار نہیں۔ تو ہم لات بھی مارنا جانتے
ہیں اور ماریں گے۔ (شکریہ)

مسٹر فہدی اسیکرنس

اب میراحمد نواز خان بھٹی بولیں گے۔

میراحمد نواز خان بھٹی :- جناب مجہ سے پہلے ہمارے سماحتیوں نے بلوچستان کی امن دامان
کی حالت کے متعلق بہت کچھ کہا۔ کئی جوش میں اگر امن دامان سے آگے بھی گئے، شاید کہ
جو ان کے جوش میں سماحتیوں نے بات کی، دوسروں نے بلحاظ کے جوش میں بات کی
بہر حال ہر ایک نے اپنی دستت کے مطابق بات کی، قران مجید کے بھی حوالے دیئے گئے
مگر قران مجید کا ترجیح اور تشریع اس طریقے سے ہوا جیسے اپنے پسندیدہ طریقے سے کئی
لوگ کرتے ہیں۔ میرے قابل اصرام بزرگ ہیں مولانا صاحب، قران مجید پڑھے
ہوئے ہیں ان کے پاس زیادہ علم ہے۔ میں ان سے دینی معاملے میں بحث نہیں کرنا چاہتا
ہوں۔

مگر میں ایک چیز ان دینی حضرات کو بتا دینا پاہتا ہوں کہ آپ جو قران مجید

کا ایسے توجہ کرتے ہیں تو جناب قران مجید میں آپ نے ۹۰ آیات بھی دیکھی ہوں گی، کہ حکومت ہب امر ہو، حکومت جب جابر ہو تو آپ کا اسلامی فرض ہے کہ اس کے خلاف آپ جدد جہد کرتے رہیں۔ اگر جابر کے خلاف جدد جہد کرنا منوع ہوتا تو حضرت امام حسینؑ بنی زید کے خلاف نہ لڑتے اور اپنی جان قربان نہ کرتے، چون وہ سو سال گزرنے کے باوجود بھی ہر سال ان کو یاد کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے خون بھایا اور یہ یہ کے خلاف لڑے انہوں نے یہ یہ کے خلاف اپنا خون بھایا، کیونکہ انہوں نے کہا کہ یہ جابر ہے، آمر ہے تو جناب میں کہتا ہوں کہ اگر پاکستان میں یہ یہ پسیدا ہوئے تو حضرت امام حسینؑ کی طرح بہت لوگ اپنا خون بھائیں گے ذہ بھی پاکستان کی تاریخ کے اندر اپنا نام روشن اور بلند کریں گے، کیونکہ انہوں نے اسریت اور جابریت کے خلاف بڑا ای کی اور ملک میں صحیح جمہوریت کا ناسخہ قائم کیا۔

وزیرِ منصوبہ بندی و ترقیات و آپسائی۔

جناب جناب.....

میر احمد لواز خان بھٹی :- جناب میں نے ان کی تعریر میں کوئی بات نہیں کی، میں نے انتراض نہ کیا۔

سرطان پیٹی اسپیکر :-

مولوی صاحب آپ بیٹھ جائیں،

میر احمد لواز خان بھٹی :- مولوی صاحب میں آپ کی تعریر میں سرطان لاتاگر آپ بزرگ ہیں، میں آپ کے بارے میں کچھ نہیں کہتا چاہتا ہوں۔ تو جناب میں یہ عرض کر رہا تھا، کہ یہ چیزیں ہر پاکستان میں دیکھ رہے ہیں۔ سندھ میں دیکھتے ہیں ہنگاب، فرنٹیئر اور بلوچستان میں دیکھتے ہیں، ماحول ایسا ہے کہ لوگ بوہیز اپنے مفاد کے بر عکس دیکھتے ہیں نکتہ جیسی شروع کر دیتے ہیں۔

امن دامان کا جہاں تک مسئلہ ہے اس سے انسان اور کیا بڑا ثبوت کے
کو صرف انبجے کے بعد رات کو کوئی شہر میں کوئی کام عزت دار شہری کو نہ کام غریب
شہری، مزدود رہو، کارکن ہو، طالب علم ہو، گھر سے نکلے تو اس کی بے عزتی اور توہین
کی جاتی ہے۔ ہر خلد میں ہر گھنی میں چوک پر ضیدرل سکیورٹی فورس کے دستے گھرے
میں، پولیس کے دستے گھرے میں، لیویز کے آدمی گھرے ہیں، جو آدمی گز نتا ہے اسے
پکڑتے ہیں، رکشہ والوں سے ہر رہ پے پیدل چلنے والوں سے ۲۰ رہ پے اور سائیکل والوں
سے تین رہ پے لیتے ہیں، کوئی شہر کی حالت اس مقام پر ہیچ گئی ہے جہاں پر نرمی
ہے، نہ بگی ہے، نہ میٹھی ہے۔ ہمارے حفظات فرماتے ہیں کہ چند جگہوں پر امن دامان
کا مسئلہ ہے کہ دہاں پر سرداروں نے ان کو اکسایا ہوا ہے۔ جناب کوئی شہر میں بلوچ
کی آبادی دو فی صد نہیں ہے۔ یہاں ہمارے بخوبی بھائی ہیں، بھمان ہیں، بھاج ہیں
کوئی شہر کی حالت اس حد تک ہیچ گئی ہے کہ کوئی اشخف انبجے کے بعد گھرے
باہر نہیں نکل سکتا ہے۔ کوئی شہر میں اس حد تک بات ہو گئی ہے کہ ہر رات ہم
پہنچ جاتے ہیں لوگوں کے خون بھائے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ کہتی ہے کہ نیپ پھینکتی
ہے۔ نیپ کہتی ہے کہ گورنمنٹ خود پھینکتی ہے۔ الزام کس پر لگایا جائے جسے
گورنمنٹ نیپ پر الزام لگاتی ہے، نیپ گورنمنٹ پر لگاتی ہے، کون جانے کون کر
رہے ہیں۔ مگر میں یہ جاہتا ہوں کہ یہ ایسے لوگ ہوں گے۔ چاہے ذہ نیپ کے ہوں
یا گورنمنٹ کے جاوی ہوں، ذہ یہ سمجھتے ہیں کہ اب کوئی چارہ نہیں رہ گیا ہے
ہم دیکھتے ہیں کہ گورنمنٹ کے کردار اور یہ غلیظ کردار جو بلوچستان میں کمرہ ہے
لوگوں کو یہ برداشت نہیں ہوتے تو کہ لوگ ایسے ہوں گے جو مجبور ہو کر کر
رہے ہوں گے۔

وزیر منصوبہ پندی و ترقیات و آپیاشی:- جناب یہ جو -----

مسٹر ڈیمیٹ اسپیکر مولوی صاحب آپ بیٹھ جائیں

میر احمد دواز خان بھٹی

جب جب آپ تقریر کر رہے تھے میں چھٹا، آپ بزرگ
سامنی پہن کیوں کھروے ہو گئے ابھی بھی بات کرنے کا موقع دیجئے۔

مسٹر ڈیمیٹ اسپیکر مولوی صاحب آپ بیٹھ جائیں

میر احمد دواز خان بھٹی

میر سے پاس ہرست ہے۔ جو شاید انثیٰ جنس کے سامنیوں سے علی ہے کچھ پریس کے سامنیوں
نے دی ہیں بڑی لمبی ہرست ہے اور ہر روز یہ لمبی ہوتی جاتی ہے یہ جتنے بلوجستان میں
قتل ہوتے ہیں، بلوجستان آرمی جن کو قتل کر رہی ہے، بلوجستان آرمی خاص کر بلوجستان
میں بلوجوں کی جوبے حرمتی کر رہی ہے، بلوجستان کی آرمی خاص کر بلوجوں کے پوں کو مار رہی
ہے، بلوجستان میں بہرداری کر کے گاؤں کے گاؤں تباہ کر رہی، ہرست ہر ہیئے لمبی ہوتی
جاتی ہے، اگر اس کے بارے میں آپ کو یاد ہو کہ سابق ایئر مارشل اصغر خان نے ۱۰ جون
کو ایک پبلک جلسے میں کہا کہ مجھے بعض ذرا لئے سے پتہ چلا ہے کہ جنوری ۱۹۷۸ء سے جوں
۱۹۷۸ء تک ۸۴ فوج کے جوان مارے گئے ہیں اور انہوں نے کہا کہ آپ کے ریڈیو، فیڈی
اخبار اور دیگر نشریات کے ذرا لئے بالکل جھوٹ بول رہے ہیں، یہ کبھی صحیح نہیں
بولیں گے، اصغر خان کے رشتہ دار فوج میں، ہواں فوج میں رہ رہے ہیں، انہوں نے بیان
کیا اور کوئی ثبوت نہیں ہے کہ ہر اس کوئی قرار نہ دیں،

انسوں آتا ہے کہ بلوجستان میں پنجاب کے بھائی استھان ہو رہے ہیں، ایک
پنجابی بھائی مرتا ہے تو ہمارے دل میں پسینہ آتا ہے بلکہ خون کے آنسو آتے ہیں، بلوج خانی
مرتا ہے تو آنسو آتے ہیں بلکہ خون کے آنسو آتے ہیں، یہ کیا دھرم ہے کہ بلوجستان میں فوج کشی

ہو رہی ہے۔ یہ کیا دبھے کہ ایک جگہ جو چھوڑتی کی خاطر بڑی جا رہی ہے اس قدر ذاتی دشمنی کی صورت اختیار کر لے کر آپ چار ڈیگر فونج کو دہان بھجو کر اسے کہیں ان کو کھلی پھٹی دے دیں کہ ذہ بلوچستان کے لوگوں کو ماریں تاکہ ان کو آجیندہ کے لئے چھوڑتی لانے کے لئے سراخانے کی ہمت ہی نہ ہو۔ صہو صاحب نے درہ کیا انہوں نے ہر جگہ جا کر کچھ زیادتیاں کرتے گئے۔ اور کچھ غیر حقیقت پسندانہ باتیں کرتے گئے۔ کچھ ایسی چیزیں کہتے گئے جہاں بلوچ اور پختان کو بروائے کی کوشش کی گئی۔ جناب پاکستان ایک ملک ہے یہاں پختان بھی رہتے ہیں، یہاں سندھی بھی رہتے ہیں، یہاں پنجابی بھی رہتے ہیں، یہاں بہادر بھی رہتے ہیں۔ جناب پہ ملک کسی ایک فرد کا نہیں ہے۔ ہم سب کا گھر ہے۔ اگر مجھے اپنے غریب خانے میں رہنے کا حق حاصل ہے تو باقی بھائی رہتے ہیں ان کو بھی رہنے کا حق حاصل ہے۔ اگر ایک ہمارے سامنے کو بڑے مل میں رہنے کا حق ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ باقی غریب بلوچ یا پختان کو اپنے ہونپڑے میں بھی رہنے کا حق حاصل نہ ہو۔ میں کہتا ہوں کہ یہ کس بنا پر آپ ملک میں لفڑت پیلا رہے ہیں۔

بلوچ کو برواد پشتون کے ساتھ پشتون کو برواد پنجاب کے ساتھ، سندھ کو برواد بہادر کے ساتھ صرف اس لئے کہ اس ملک میں قتل عام شروع ہو جائے صرف اس لئے کہ اپنی آمربت کو عام کریں کیا آپ کو اس ملک کی بقا اور سلامتی کی کوئی نظر نہیں۔ کیا پاکستان اس لئے بنافتا کہ پاکستان ہم سب کے لئے بنافتا۔ ہمارا جتنا گھر ہے اتنا ہمارے درسرے بھائی کا بھی گھر ہے۔ سب لوگوں کا حق ہے یہاں رہیں، یہاں صہو صاحب نے بھتی بھی تقریبیں کی ہیں اور ایسی باتیں بھی کی ہیں۔ جن کا سوانی انتشار پھیلانے کے کوئی مطلب نہیں نکلتا، صہو صاحب نے بلوچستان کے در تاریخی جلسوں میں یہاں ارشاد فرمایا تھا کہ میں قران کی نسم کا کر کہتا ہوں کہ بلوچستان میں ہم باری نہیں ہوئی بس وقت ذہ بول رہے تھے مردار پہاڑ پر یہ ہم باری ہو رہی تھی اور صہو صاحب قران کی تسمیں کھارہے تھے۔ جناب تادصر تسمیں کھارہے تھے اور ادصر

مردار پہاڑ پر جم پاری کی وجہ سے کوئی شہر لرز رہا تھا۔ جناب آپ حکومت کریں ہیں خوشی ہوتی ہے، آپ کو حق حاصل ہے۔ آپ میں عقل ہے آپ میں دانستگی ہے، آپ ہر قیمت میں قابل ہیں آپ حکومت بے شک کریں پنجاب میں بھی کریں بلوچستان میں بھی کریں۔ جہاں بھی آپ کی جمپوریت کے تقاضے پورے ہو سکتے ہیں آپ حکومت کریں باقی جنگوں پر جہاں آپ کی اکثریت نہیں ہے وہاں اپوزیشن کو دے دیں، جنوب صاحب سے بہت سوچا بہت سمجھا، اگر اس نیجہ پر ہمچنانچہ پائے کہ جمپوریت اکثریت کو کہتے ہیں۔ اچھا بھائی جمپوریت اکثریت کو کہتے ہیں۔ تو میں چار مہر دن کو جبل میں ڈال دو، اور ان سے سیٹ پھین کر کسی اور کو دے دو اور رہے ایک دن تو ان کو غتم کر کے کسی اور صاحبان کو لے آؤ اور اکثریت ہو گئی۔ جناب ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ ایسی اکثریت کو جمپوریت کہتے ہیں، اگر ایسے تقاضے آپ کو اختیار دیتے ہیں کہ آپ بلوچستان میں خالی کر لوگوں کو یقین دلاییں کہ اسمبلیوں میں آپ کو اکثریت ملے اور آپ دنیا کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ میرا ڈکٹیٹر شپ پاکستان میں کامیاب ہو گیا۔ جناب ڈکٹیٹر شپ تو کہیا ہو سکتا ہے مگر جناب ملک میں حالات کیا پیدا ہوں گے۔ آپ دیکھ رہے ہیں سندھ میں کیا حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ حکم دیا گیا سندھیوں کو کہ آپ ہماری بھروسے قتل کریں، تمیں سوچا جو عورتوں لی بے حرمتی ہوئی۔ بلوچستان میں حکم دیا گیا فوج کو کہ آپ بلوچستان میں لوگوں کی نسل کشی کریں، ابھی حکم علا نونج کو کر دا۔ اکتوبر تک آپ بلوچستان میں لوگوں کو تباہ کریں اور کہتے ہیں کہ یہ سردار کی بوادی ہے اور ہم سروکیں بنارہے ہیں، اگر سروکیں بنانے میں ہزار دہزار اخراج مرکے ہیں تو ایسا بوجی خون بہت بہت سکتا ہے۔ بہت خوب! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ۵۰ سال سے ہم پر یہ دھمک لگتا ہے کہ بلوچ اور پشتون عذار ہیں۔ بہت خوب! پشتون اور بلوچ تو غدار ہیں کیونکہ انہوں نے انگریز اسریت کے خلاف جدوجہد کی اور پاکستان کو دھوکہ دیں لائے انہوں نے پاکستان کے لئے سب قربانیاں دیں اور ملک کے رہے دشمن، جناب ہمیں تو یہ نلسون سمجھ نہیں آتا کہ ایک آدمی قربانیاں بھی دے

لہو بھی دے جو سب سے قیمتی چیز ہے، جہاں ذہ بھی فربان کرے تاکہ پاکستان و جو دمیں
آئے اور آپ کہنے میں کہ یہ خدا رہیں، جناب ہم خدا اس لئے ہیں اور ہم خدا پیدا ہی
اس لئے ہوئے ہیں کیونکہ ہم نے بلوچستان کے اندر بلوچ اور پشتون کے حقوق کے لئے
بڑا ہی جاری رکھی ہے۔ ہمیں، خیرخشن مری کو یا عطا اللہ یعنیگ کو اپنی ذاتی سرداری قائم
کرنی ہوتی تو کیا بہاں پیپلز پارٹی میں تمام جاگیر دار بھائی ہوئے محفوظ ہیں ہیں ہیں
ان کی تمام جاگیریں نہیں، ان کو قام حقوق مل رہے ہیں نعمت ہے اس پارٹی کا کہ
پیپلز پارٹی میں شامل ہو جادا، جتنے بھی حقوق ہیں تمہارے الفراہی یا اجتماعی ان کا
حفظ کیا جائے، جناب ہمارے لئے بھی بہت آسان مقاکہ پیپلز پارٹی میں شامل ہو
ہو جادا، لوٹنے جادا عزیزیوں کو، قائم کر داپنی سرداریوں کو، مگر اپنے عزیزیوں کو لوٹنے
یا مارنے وقت ہمیں آئندہ نسلوں کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ فی الحال تو ہمیں پیپلز پارٹی
کی حاصلت حاصل ہے۔ فی الحال تو ہمیں پیپلز پارٹی کی حاصلت حاصل ہے، ہم چاہے لوگوں
کو ماریں یا نہ ماریں، جناب بے شک ماریں، آئندہ جو طبقہ لکھا پڑھا آ رہا ہے تعلیم یافت
طبقہ یہ محسوس کر رہا ہے کہ یہ بلوچستان میں لوگوں کے سیاسی حقوق کا استھان ہو
رہا ہے، جو صاحب کہتے ہیں کہ میں نے بلوچستان کو چھلے سال بارہ کر دیا تھا اس
سال ۱۹۴۸ کر دیا اور اگلے سال چالیس کر دی دو دو گاہ، کیا جناب یہ بلوچستان سیاسی
رشوت کا صوبہ ہے کہ آپ بہاں کے سیاسی حقوق پھین کر رشوت دیں، جناب ایسی
رشوت سے بس ہے، بلوچستان اپنے سیاسی حقوق کے لئے لڑ رہا ہے - جب
یہ مل جائیں گے تو یہ معاشرہ رد نہ کے تحت ہر ایک کا پنے حصہ کے مطابق ملے گا
اور ایسے نہیں کہ جناب جیسے آپ کو کہا جاتا ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ کی ہر بانی
سے یہ آپ کو مل رہے ہیں، چند ہمارے بہاں کے پڑھے لکھے لوگ بھی یہ کہتے ہیں کہ
یہ سنٹرل گورنمنٹ کی ہر بانی ہے، کیا جناب یہ بلوچستان پاکستان کا صوبہ نہیں
ہے، آپ کیوں کہتے ہیں کہ یہ مرکزی حکومت کی ہر بانی ہے یہ تمہارا حق ہے بھی
ایسے مت کہو، بھی اپنے آپ کو عاجز ملت کرد - کسی کے سامنے بھی اپنے آپ کو

غلام نہ بولو ہم اس چیز کے لئے لو رہے ہیں کہ صوبائی خود نختاری اس ملک میں قائم ہو۔ اور لوگ اپنے ہاتھوں سے یہ بیان دیتے ہیں کہ ہم سنٹرل گورنمنٹ کے انہیں شکر یہیں کہ ذہن ہم کو پہیس دے رہے ہیں۔ سیاسی حقوق جانے چشم میں جناب سیاسی حقوق کے لئے لوگ لڑ رہے ہیں۔ اور سیاسی حقوق کے لئے لوگوں کی جدوجہد تیز ہوتی جائے گی یہ جمہوریت کے لئے لڑائی ہو رہی ہے ایک اور سماں ہمارے قابل احترام دوست میر صابر علی بلوچ صاحب نے فرمایا تھا کہ جب ایوب کی امریت کا درود درہ تھا تو جناب میرے قائد نے یہ اٹھایا تھا، جناب آپ کے قائد اس وقت ایوب کے دم چلا لئے، جب بلوچستان میں ایوب کے خلاف پہلا جلوس نکلا تھا۔ شاید آپ کو ۸، ۹ سال کا ذہن فرق محسوس ہوا ہو گا، بلوچستان میں اس وقت تحریک ملی ملت ایوب کے خلاف جب آپ کے قائد عوام کو ناراض ہو کر نکالا گیا، اور انہوں نے تحریک شروع کی تو ذہن اور بات ملتی پہلے یہ تحریک بلوچستان سے شروع ہوئی ملتی۔ یہ تحریک شروع ہوئی جمہوری حقوق کے لئے، ایوب خان جی بہ سکتا تھا کہ یہ سرداری جنگ ہے، ایوب خان جی کہہ سکتا تھا کہ یہ عذار ہیں مگر ہم شریف آدمی نے یہ نہیں کہا کہ یہ عذار ہیں، اس نے کہا تھیک ہے سیاسی جنگ ہے ہماری جنگ صرف بلوچستان میں نہیں ملتی یہ جنگ پنجاب میں بھی چلی، سندھ اور سندھ میں بھی چلی، یہ تحریک ملت دن یوں کو توڑنے کے لئے کہ ایک گردہ صرف اپنے صوبائی خود نختاری نافذ نہ کرے، ہمیں جنگ آج بھی جاری ہے یہ زخمیش مری کی سرداری کے لئے جنگ ہے نہ کسی اور کسی سرداری کے لئے، زخمیش مری کو بے شک آپ چنانی دے دیں۔ یہ تحریک، یہ سیاسی جنگ جاری رہے گی، پاکستان کے لئے جمہوریت رہنے کے لئے یہ تحریک ہے، جب ایوب کے خلاف بلوچستانیوں نے جمہوریت کی خاطر امریت کے خلاف بلوچستان سے پہلا قدم رکھا یا میں بلوچستانیوں کو مبارک باد دیتا ہوں کہ ہم نے بڑا فخر ہے کہ اتنا پس ماندہ ہوتے ہوئے اتنی کم تعلیم ہوتے ہوئے بھی ان میں سیاسی شعور اتنا ہے کہ مجھ پر بھی ذہن بلوچستان

اور پاکستان کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں اور بلوچستان میں جمپوریت آئے گی تو پاکستان میں بھی جمپوریت آئے گی، پھر اسی جدد و جہاد اس لئے ہے کہ یہ ملک امیرت کے تحت خدرے میں محسوس ہو رہا ہے، اور اس ملک میں امیرت ہوئی تو ہم دیکھنے پہنچنے کا اس ملک میں مشکلات پیدا ہوں گی۔ جیسے مشرقی پاکستان کا نتیجہ ہم نے دیکھا کہ آپ کے ایک طبقے نے دوسرے طبقے کے سیاسی حقوق پہنچنے لئے نتیجہ یہ ہوا کہ مشرقی پاکستان کا چڑاغ بند گی، ہم کو یہی خطرہ محسوس ہو رہا ہے، اس ملک کے اس حصہ میں کر خدا غواستہ جو کام یہ مرکزی حکومت کر رہی ہے، ہم دیکھ رہے ہیں، یہ ملک کو اس طرف دھکیل رہے ہیں، کیونکہ میں ایک بلوچ کی حیثیت سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ ایک بلوچ کی حیثیت سے ہمارے لئے کوئی اور جگہ نہیں ہے، رہنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے، رہنے کے لئے حضرت پاکستان میں ہماری جگہ ہے

(تالیاں)

میں یہ فخر سے کہہ سکت ہوں کہ میرے لئے باقی چاروں طرف انہ صورا ہی انہ صورا ہے، صرف یہاں پر میرے بلوچوں کا گذارہ ہو سکت ہے، اور آپ یعنی مرکزی حکومت اور دو لوگ جو اسلام آباد میں نشیط ہوئے ہیں، کہتے ہیں کہ ان کو مارو، جناب یہاں پر جمپوریت نہیں آئے گی، ہمیں تو یہی خطرہ محسوس ہو رہا ہے، اور ہم اس لئے مار رہے ہیں، ہم بلوچستان کے لوگ اس لئے نظر رہے ہیں کہ پاکستان میں جمپوریت آجائے، اور پاکستان میں جب صحیح جمپوریت آجائے گی، تو پھر اس ملک کو بھی کوئی توڑ نہیں سکے گا، اور میں کہہ رہا ہوں کہ دنیا کی کوئی طاقت بھی پاکستان کو نہیں توڑ سکتی، مگر تو شنے سے پہنچے دنیا کی حکومت کا جو کردار ہے، میں کہتا ہوں کہ ان کو سنبھالنا چاہئے اور انہیں اپنا یہ کرہ دار بدلتا پڑے گا، اگر دنیا کی حکومت کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ زور سے ہر ایک صوبے کے حقوق کو غصب کر سکے، اور میرا بھی یہ سمجھیں گے کہ ایک نیا درد آئے گا، تو جناب پھر میری گذارش

ہیں، کہ ہمیں ان ملکتوں کی تقلید کر کی چاہیئے، تو جناب ڈھنڈک جن بھٹکو صاحب
بہترین ملک کہتے ہیں۔ ان میں بھی لوگوں نے بزردار بازداپنے حقوق لئے ہیں، آپ
نے تو پاکستان میں بھی سب راستے بند کئے ہوئے ہیں۔ آپ نے طلباء پر گولیاں
چلا دیئیں، مسز در دردیں پر گولیاں بر سائیں۔ اگر ایک پہلک جلسہ ہوتا ہے تو آپ
اس پر گولیاں چلا دیتے ہیں دوسرا پہلک جلسہ ہوتا ہے تو آپ اپنی پارٹی کے
آدمی لا ریوں میں لا کر جھوا دیتے ہیں۔ آپ ریوں کو بند کر دادیتے ہیں، اگر
ہواں جہاز میں کوئی آتا ہے تو آپ ہواں جہاز کو راڈنڈ آپ کر دیتے ہیں اور ہر
جگہ پر دفعہ ۲۰۰ نافذ کر دیتے ہیں، اور پھر جو شے میں کہ جناب جمہوری طریقے
سے حقوق حاصل کرد، تو جناب آپ نے پاکستان میں کون سا راستہ چھوڑا ہے؟
آپ نے تو خود میرے لئے ایک راستہ بنایا ہے اور مجھے اس کی طرف دھکیں رہے
ہیں، خدا کے لئے مجھے اس راستے پر مت دھکیلیں، خدا کے لئے باقی ادارے کھوں
تاکہ جیسا کہ آپ بول رہے ہیں حقوق جمہوری طریقے سے حاصل ہو سکیں۔ تو کم از
کم ۷۰٪ دروازے تو کھوں دیں، جب اگر جمہوریت کے دروازے ہی بند کر
دیئے گئے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ڈھپی راستہ اختیار کر داد رہیں اس طرف
دھکا دیا جاتا ہے اور پھر کہتے ہیں کہ ہمارے اللہ یہ تو جوڑا ظالم ہے یہ تو شدد
کے زدر سے اٹھا رہے ہیں، جناب! اتنا سہے۔ کہ آپ میرے لئے راستے کھوں
دیں آپ دفعہ ۲۰۰ کو سارے ملک سے ہٹالیں، آپ ہر ایک کو موقع دیں
کہ ڈھپی اپنا موقف بیان کرے۔ تاکہ ڈھپی تنظیم کی بات کرے، اپنا نظریہ بنَا
سکے، آپ کس سے ڈرتے ہیں؟ جناب آپ تو عوام کی پیدائش ہیں آپ آخر عوام سے
سے کیوں خوف زدہ ہیں؟ خدا کے ہے، بھی عوام تو آپ کو لائے ہیں، کیا
بات اس حد تک ہیٹھ چلی ہے کہ آپ عوام سے ڈرنے لگے ہیں، آپ آپ یہ
جانئے لگے ہیں کہ عوام آپ سے بیزار آگئے ہیں، کیونکہ ڈھپی دعوے جو آپ نے
عوام سے کئے تھے اور عوام کو جو صورت کہ اور ضریب دیا تھا اور اب نہ آپ کا یہ

خیال ہے اور نہ انداز ہے کہ عوام کے حقوق دیئے جائیں۔

مسٹر ڈبی میسپیکر۔ سٹراحمد نواز آپ بہت کچھ کہہ چکے ہیں اور آپ کا
وقت گزر چکا ہے، جیسا کہ ہم نے اسی فیصلہ کیا تھا کہ آپ کو ہمیں منف ملیں
گے جیکہ آپ ادھارگذشت ہوں چکے ہیں۔ (چند آدازیں) - جانب ان گودس بہنث
اہد دے دیں।

میراحمد نواز خان بھٹی۔ جانب میں عوام کے حقوق کے لئے بڑا ہوں

مسٹر ڈبی میسپیکر۔ آپ کو مزید پامن منف دیئے جاتے ہیں۔

میراحمد نواز خان بھٹی۔ بہت بہت شکریہ

تو جانب آپ میں اہم ہوں گے تھیں مگر جو کہ صبوح صاحب نے کی تھی، اس
میں اہم ہوں نے کیا کہ میرے کچھ ساھیوں اور دوستوں نے بڑے فرم اور
خندوانہ انداز میں کیا گے آپ یونج لوگ پہاڑوں سے پنجے اترے گئے۔
پھر ہم اس بارے میں عذر کریں گے۔ صبوح صاحب کا یہ کہنا کہ پہاڑوں
سے پنجے اتر آئیں۔ ٹھیک ہے جانب میں کہتا ہوں کہ لوگ پہاڑوں پر چھوڑتی
گو تحفظ دینے کے لئے گئے ہیں، اگر پہاڑ سے اتریں تو اس کا مطلب یہ
ہوا کہ وہ لوگ اپنے گھر دیں سے نکل جائیں، جانب ان کے گھر انہی پہاڑوں
اور ریگستانوں میں ہیں۔ آپ انہیں کہتے ہیں کہ وہ پہاڑوں سے اتریں۔
اپنے گھر دیں کو چھوڑیں۔ لیکن جانب جو لوگ بیر کوں سے دہاں گئے ہیں،
وہ انہیں ماریں بھر باری کریں مگر گھر کے آدمی ہیں وہ اپنے گھر دیں کو
چھوڑ کر بیٹے جائیں۔ جانب یہ کچھ کا اتفاق ہے؟ آپ کہ کیسے کہہ سکتے

میں اور یہ سمجھوتہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ اگر آپ نے پاکستان کے لئے ایمانداری سے کام کرنا ہے تو میں آپ سے کہوں گا کہ آپ سب سے پہلے سیاسی قیدیوں کو رہا کریں۔ یہ چاہے بھتے بھی ہوں اس کے ساتھ ساتھ آپ پر لیس کو آزادی دیں۔ سیاسی قیدی چاہے دس ہزار یا بیس ہزار ہیں۔ انہیں آزادی دے دیں، یہ مسئلہ بھی نہیں ہو گا۔ یہ مٹاٹی ہی نہیں ہو گی آپ کہتے ہیں کہ بال آپ کے کوڑت میں ہے۔ میں کہتا ہوں جناب بال بعد نہ آپ کے کوڑت میں ہے۔ آپ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ اپنے گھر دن سے نکل جائیں۔ ہر آپ کو یہ اس لئے بتا رہے ہیں کہ اس میں ہمارا کوئی ذاتی جگہ وہ نہیں ہے۔ اور ہم صرف ایسی چیز کے لئے مدد رہے ہیں آپ کے ارادے اگر پاکستان کے لئے نیک ہیں۔ اگر آپ کا ارادہ یہ ہے کہ یہاں پر تشدد ہوتا ہوتا رہے۔ اور یہاں جمہوریت کی آڑ میں آمریت قائم کریں تو جناب پھر آپ تشدد کریں جب تک ہو سکے۔ ہم غریب لوگ ہیں۔ آپ ماریں، ہم مرتے رہیں گے، مگر ایک چیز میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم بلوچ لوگ اس پاکستان کے لئے اپنی جان بھی قربان کر دیں گے اور کوشش کریں گے کہ کوئی ملک کوئی طاقت اسے نقصان نہ پہنچائے۔

(اتالیاں)

وزیر مالیات و سینئر وزیر و میرے جناب اسپیکر! مجھے اضطرس ہے کہ آج یہ رے لیڈر اور قائد ایوان نہیں ہیں اور مجھے ان کی طرف سے بولنا پڑ رہا ہے۔ اگر دا، دا، آج یہاں ہوتے تو مجھے یقین ہے کہ ان امنہ امانت کا تفصیل جواب دیتے جن کا میں جواب دینے کی کوشش کر دیں گا۔ مسئلہ تو یہ ہے کہ میرے دستیوں نے اور پوزیشن کے لمبران نے فرمایا تھا کہ لا اینڈ اک روڈ پر بحث کریں گے۔ اور اس منظورم عرام کے ساتھ جو مفہوم ہے اس دن میں ہو رہے ہیں ذہ ان کا مذمت

کریں گے، لیکن مجھے انسوس سے کہتا پڑ رہا ہے کہ یہ بات اپوزیشن نے مانی۔ کیونکہ جمہوریت یعنی کے لئے لوگوں کو پہاڑوں پر بیجا گیا ہے کہ جہاد تم پہاڑوں میں اور سبتوں کو بلوٹ ریوں پر فائز نگ کر دے پاکستان کی افواج جو لوگوں کی، سڑکوں کی اور ریوں کی حفاظت کرتی ہیں، نہیں مارد۔ میں سمجھتا ہوں، کہ اگر اس طرح ہم سب جمہوریت اپنے ہاتھوں میں لے لیں اور یہ خیال کر جوں کہ جمہوریت
ملے گی۔ تو یہ بات اس طرح سے ہنسیں چل سکے گی۔ مجھے بڑے انسوس سے کہتا ہے کہ آج آپ لوگ اس طرف بیٹھے ہیں، آپ کو نکتہ چینی کرنی چاہئے مत کہ جیسی کیوں ہم اس صورت حال پر قابو نہیں پا سکتے اور ان لوگوں کو جو یہ کہ رہے ہیں انہیں پکڑوا جائے اور انہیں سزا دی جائے۔ لیکن آپ اپوزیشن میں بیٹھ کر ہے کہنے لیں کہ نہیں وہ لوگ اچھا کہ رہے ہیں۔ ان لوگوں کو ہم نے بیجا ہے۔

مسٹر احمدزادہ وزیرِ خزانہ

جناب ہم نے ہنسیں بیجا۔

مسٹر طارق یہی اپنیکرہ۔

آپ تشریف رکھیں

وزیرِ مالیات و سینئر فریبہ۔ سننے والوں نے سن لیا ہے پریسیں والوں نے نہیں سن لیا ہے، اخبار میں بھی آجائے گا۔ اور سب دیکھ لیں گے۔ اور جناب پشتوں آباد پر فائز نگ ہونی جس کی وجہ سے ایک پچھے فوت ہوا اور ایک زخمی ہوا، کیا یہ بھی جمہوریت کے لئے تھا۔؟ کیا ذہ بھی جمہوریت کو رد کرنے والے تھے۔ آپ نے ان پر فائز نگ قبلاً اور انہیں مردا یا، کس نے یہ کر دایا۔؟ یہ آپ کی پارٹی کی طرف سے ہوا۔ آپ انہیں سپورٹ کر رہے ہیں، اور ذہ بھی آپ کے موفق اور آپ کے پردگرام کو پورا کر رہے ہیں۔

ان میں اگر میرا بڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اے بھی کہوں گا، اور آج میں یہی کہتا ہوں کہ آپ ان چیزوں کی مذمت کر دیتے، لیکن آپ نے خود ایسی باتیں کہیں ہیں جنہیں من کر میں خود شرعاً گی، کہ آپ یہ باتیں کہہ رہے ہیں کہ ہم لوگوں نے ان کو دہاں بیجا ہے۔ اور ذہ سب کچھ جمہوریت کے لئے کہ رہے ہیں۔ مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مجھے آپ سے یہ امید نہیں ہوتی، کہ ذہ ایسی غلط بات کہیں گے۔ جسے ساری قوم، ساری دنیا، اور سارا ملک اس کی مذمت کرے گا آپ اسے اپنا لیں۔ کیونکہ یہ تو ایسی چیز نہیں ہے کہ ہم یہ کہیں کہ لوگوں کو مارنے سے جمہوریت والپس آجائے گی۔ یا لوگوں کو قتل کرنے سے یا عورتوں کو مارنے سے، یا بسوں کو لوٹنے سے، جیسا کہ نائرنگ میں ہوا۔ میں ایوان کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا ہوں۔ جو چیزیں ہوئی ہیں یا جو کارروائیاں ہوئی ہیں، آپ لوگوں کی طرف سے ہو دہشت پسندی ہوئی ہے۔ میں آپ لوگوں کو یہ بتا سکتا ہوں اگر آپ چاہیں تو کسی وقت میرے پاس ایکیے میں آجائیں میرے پاس بھی بہت کچھ ہے کہ آپ لوگوں نے کیا کیا ہے۔ ریل پر فائزرنگ اس لئے کی ہے کہ آپ کے لیڈر دن کو گرفتار کیا گیا ہے، لیکن ایسا نہیں ہے آپ کے لیڈر دن کو آپ تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ جس تاریخ کو آپ کے لیڈر گرفتار ہوئے ہیں، اس سے پہلے تشدد کے داعقات ہوئے۔ ایک نگین میں مولوی محمد حسن شاہ صاحب اسلام آباد جا رہے تھے۔ اس ریل پر فائزرنگ ہوئی۔ اس وقت آپ کے لیڈر بہاں آزادی سے پھر رہے تھے اس لئے ان کو پکڑا گیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے در حکومت میں ایسی کارروائیاں کیں ہیں۔ عوام کے خلاف کارروائیاں کی ہیں اور غیر قانونی کارروائیاں کیں۔ پھر انہوں نے تشدد پھیلایا۔ کسی بھی مکر زد حکومت کیوں نہ ہو، ایسی کارروائیوں کو برداشت نہیں کرے گی۔ تو جناب آپ کہتے ہیں کہ ہماری اکثریت ہوتی، جیسا کہ میرے دوست کہہ چکے ہیں کہ آپ کو تو اکثریت

ایک دوڑ سے حاصل ہوئی تھی جو کہ آپ نے ایکشن میں ہمارے مولانا صاحب کی وجہ سے بوجائی اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں سے حاصل کی تھی۔ آپ نے تو دوڑ میں نہیں دیا تھا، آپ تو دوڑ دینے کے لئے بھی نہیں آئے تھے۔ کیا معلوم کر اس وقت آپ اپنا ہدف ہم کو دے دیتے؟ کیونکہ میر چاکر خان نے بھی دوڑ نہیں دیا تھا۔ ذہن سب بیٹھے ہوتے تھے۔ ایسا ایک دوڑ سے ہوا اور ذہن دوڑ اس طرف ہے۔ اس وقت اس سے پہلے آپ کو یاد ہو گا کہ ہمارے مولانا صاحب ہماری طرف تھے۔ جب دس اس طرف اور دس اس طرف تھے۔ اس وقت بھی آپ تشدد کرتے تھے۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس وقت آپ اکثریت میں تھے، اور آپ آپ کی اقلیت ہے، اس لئے آپ تشدد کرتے تھے میں اور آپ عفت میں آگئے ہیں۔

تو انسان ہے غلطی ہو جاتی ہے، مگر اس وقت بھی آپ نے تشدد کیا جب ہم دس دس تھے۔ جب پیغمبر پارٹی کو حکومت ملی اور قائدِ عالم نے صدارت سنبھالی تو انہوں نے گورنر مقرر کیے۔ تو انہوں نے بلوچستان کا گورنر بنوایا۔ مقرر کیا میں اس وقت بھی یہاں کا مقامی تھا۔ یہ نہیں تھا کہ میں ہنگام سے ہماجر ہو کر یہاں آپنا تھا۔ اس کے باوجود یہی کہ میں یہاں کا قدیمی مستقل باشندہ تھا۔ اور میں چنانگیا تھا۔ انہوں نے مجھے قانونی طور پر گورنر مقرر کیا، لیکن آپ نو گوں نے مجھے علیز جہوری قرار دیا۔ اور ایسے اقدامات کئے کہ ایک نوٹ کا ماط لگیا۔ میں یہ نہیں کہتا ہا۔ ہتھیروں کا آپ نے یہ کیوں کیا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ تو آپ کی فطرت میں ہے۔ کہ آپ کو اختیار نہ مل حالانکہ آپ کا حق ہی نہ تھا، کیونکہ دس ادھر رفتے اور دس اس طرف رفتے اور گورنر مقرر کرنا صدر کا ہی کام تھا اور انہوں نے قانونی طور پر یہ کیا تھا۔ لیکن آپ اس کو نہیں مانتے تھے میں سمجھتا ہوں کہ آپ حکومت چاہتے ہیں۔ چاہتے اکثریت کے ذریعے سے ہو چاہے اقلیت کے ذریعے سے ہو، چاہے بندوق کے ذریعے سے ہو چاہے بھر کے ذریعے سے ہو۔

اپ کا یہ ارادہ ہے کہ اس فرسودہ سرداری نظام کو جس کا ایک فرد میں
بھی ہوتا تھا۔ لیکن میں اپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں بغیر عوام کی مردمی
کے کوئی کام بھی نہیں کرتا، اگر کوئی خوشی سے میرے پاس آتا ہے، تو آتا
ہے، اور اپنا کام کر داتا ہے، میں نے کبھی کسی کو نہیں کہا کہ تم میری گود میں آڈ
تم میرے پاس آڈ تم میری قید میں آڈ، میں اپ کو دعوے سے کہتا ہوں کہ
میرے علاقے میں سرداری نظام بالکل ختم ہے، لیکن میں یہ بھی دعوے سے
کہتا ہوں کہ اپ کے ذمہ بھی میں ابھی تک جیل موجود ہے۔ اور سردار
عطاللہ خان یمنگل کے ابھی تک قیدی ہیں، ایک قیدی کا ابھی تک
جسے نام بھی یاد ہے، جو پیغامِ دلیرہ لاتا تھا، تو اس طرح سے اپ نے
ایک دوڑ ہے۔

مسیح الدواز خان بگٹی :- پوائینٹ آف آرڈر: جاپ کی
قیدی کے بھی قیدی ہوتے ہیں، عطا اللہ تو خود قیدی ہے، کیا قیدی کا قیدی
ہوتا ہے۔

وزیر مالیات و سینئر وزیر:- میں اس کا نام بھی بتاؤں گا تو
پھر کہتے ہیں کہ جمہوریت کو ختم کیا جا رہا ہے، جمہوریت کا گلہ گھونٹا جا رہا
ہے، یہ جمہوریت ہی ملتی کہ اپ ایک دوڑ سے جیتے، اگر اس وقت جمہوریت
نہ ہوتی تو اپ ایک دوڑ سے کبھی نہیں جیت سکتے ہتھے، صرف جمہوریت ہی
ھتھ، کہ اپ ایک دوڑ سے جیت گے، کسی ہدہ کوئی پابندی نہیں ملتی، ہر
ایک نے اپنی مردمی سے دوڑ دیا، اگر ہم جمہوریت نہ چاہتے تو اپ کسی
صورت میں بھی نہیں جیت سکتے ہتھے، اس وقت ہمارے ہاتھ میں اقتدار تھا،
اس ایک دوڑ کی حیثیت سے اپ کو گورنر دیا گیا، اپ کو چیف منستر دیا،

گیا، بلکہ سارے صوبے کی حکومت آپ کے ہاتھ میں دی گئی، آپ کو فائدہ نہیں دیتے
گئے، یہ بھی آپ مانتے ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا حق ہے، لیکن اگر حق بھی
انسان کو دیا جائے تو یہ بھی بہت اچھی چیز ہے، لیکن میں کہتا ہوں کہ مرکزی حکومت
ہمیں ہمارے حق سے بھی زیادہ دے رہی ہے، اگر آپ کا حق فنا تو آپ کو
چیف منسٹر دیا گی، لیکن پھر بھی ردا داری کی وجہ سے آپ کا گورنر بھی مظہر کیا
گیا تھا، آپ نے اس کو کیسے چلا�ا؟ یہ بھی ہوئی بات نہیں ہے، ہر روز
آپ کی جماعت کے طلباء جنہیں بی ایس اد کہتے ہیں، ہر روز اخباروں کے ذفات
پر چلے کرتے تھے، اخباروں کو انہوں نے تقریباً بند کر دیا تھا، بھی طلباء
جو کوئی ان سے اختلاف کرتا تھا، ان کو مارتے تھے، آخر یہاں کے ڈی ایس
ریلوے کے دفتر پر حملہ کیا گیا، اس کے بعد میں پر حملہ کیا گیا، کیا کسی
بھی جمہوری نظام میں، کسی بھی جمہوری ملک میں ایسا کبھی ہوا ہے؟ اس وقت
امن دامان کی صورت حال کیا تھی، سیکریٹریٹ پر گھیرا ڈالا جائے، کیا یہ سکریٹریٹ
کبھی بھی یہ نہیں سنائے سیکریٹریٹ پر گھیرا ڈالا جائے، کیا یہ سکریٹریٹ
کسی کی جاگیر ملتی ہے سیکریٹریٹ آپ کا ذاتی نہیں تھا، اتنا عین قانونی کام
پھر شریف شہریوں کے گھروں پر گھیرا ڈالا گیا، کیا یہ کوئی تباہی نظام تھا کہ
ادلے کا بد لہ ہو، پھر نواب اکبر بھگتی کے گھر پر پولیس کو بھیجا اور گھیرا ڈالوایا گیا
میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر بد امنی پیدا ہو ہی نہیں سکتی کہ گورنمنٹ
شک ہو جائے اور تباہی نظام کی طرح ہمارے گھروں پر گھیرے ڈالے کر تم
نے ہمارے بھائی کو مارا ہے، ہم تمہارے بھائی کو ماریں گے، ہم نے اس
حریق کے سرداری نظام کو ختم کرنا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ، پاکستان
کے عوام بھی اس حریق کے نظام کو برداشت نہیں کریں گے، خواہ ڈہ
نیپ کے ذریعے سے ہو خواہ ڈہ بی ایس اد کے ذریعے سے ہو یا
پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے ہو، پاکستان پیپلز پارٹی ملک کو

ترتی دینا چاہتی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ استعمال ہوا۔ مزدودوں کو مامکیا، میں سمجھتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کی حکومت ہی یہ راست اصلاحات لائی، زرعی اصلاحات لائی ہے۔ یہ تو ہماری بدستی ہے کہ ہم اس کرنے چلا سکے۔ جب کہ ہمارے اپنے ہی لوگوں میں رشوت ستانی ہو، لیکن پیپلز پارٹی نے آپ کو ہر شعبہ میں اصلاحات دی ہیں، ایسا ہوتا ہے اور کئی چیزوں ایسی ہیں کہ ان پر عمل درآمد کرنا ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ عمل درآمد جلد ہو جائے گا، یہ ابھی ہمارے معزز ممبر جو ہمارے بھائی بھی ہیں انہوں نے بالکل صحیح کہا ہے کہ بیٹھتے ہیں دستور بنانے کے لئے لیکن دستور ساز اسمبلی کا دہی دستور ان پر لاگو نہیں، میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ دہان فوج ہے، پولیس ہے۔ دہان چاؤنسیاں بنیں گی۔ اور ان کو آزاد کیا جائے گا۔ آپ فوج دہان سے نہیں ہٹے گی۔ اور ان کو قطعاً قانون سے خرد مہیں کیا جائے گا۔ کہتے ہیں کہ بھبوٹ کا جو دردہ لقا، ناکام لقا، ذہ عوام سے ڈرتے تھے۔ میں ان کے ساتھ لقا، کو ہلو میں ساتھ گیا۔ وہ افسروں کو چھوڑ کر پولیس اور حفاظتی انتظامات کو چھوڑ کر عوام میں چلتے گئے۔ دہان ایک ٹھیکے دار کام کر رہا تھا۔ نئے اور بلندے ان کے ہاتھ میں تھے۔ اور یہ ان کے اندر چلتے گئے۔ مجھے خود ڈر لگا کہ خلا خیر کرے کیا ہو گا۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کے درسو یا تین سو آدمی پہاڑوں میں بیٹھ جائیں گے اور سارے ملک کے عوام کو دبائیں گے اس طرح ہم کوئی گرفتاری اور دبنے والے نہیں اگر اگر جمہوریت چاہتے ہو تو ہمارے پیشہ میں اور ہمارے ذریعہ اعلیٰ سے بات کر دے۔ بندوق کی بات ہے تو ہمارے ذریعہ اعلیٰ کہہ چکے ہیں کہ عوام کی حفاظت کے لئے اگر ضرورت ہوئی تو بسواری بھی ہو گی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ابھی تک کوئی بسواری نہیں ہوئی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ کوہ مردار میں بسواری ہوئی۔ ذہ تو آپ ہی کے لوگ ہیں۔ جنہوں نے فائرنگ کی تھی جسے آپ بسواری کہتے ہیں۔ مردار تو ایک پہاڑ ہے۔ دہان مکان ہے نہ

آبادی ہے، مباری دہاں کیسے ہوئی۔ انہوں نے تو فائرنگ کی اور بچوں کو مارا اور مار کر جاگ لئے۔ جناب دہ بات کریں جو کسی کے دل کو بھی لے لے گی، کسی مباری ہوئی ہے۔ اور آپ کہتے ہیں کہ قسان کی آہات پڑھ کر مولوی صاحبان ترجیح کرتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ مولوی صاحبان مجھ سے اور آپ سے زیادہ جانتے ہیں، اگر کوئی آدمی قسان مجید نہ پڑھا ہوا ہوا اور دہ یہ بادر کرے کہ دہ اس سے زیادہ جانتا ہے، تو دہ خوش نہیں ہے۔ دہ ہم سے زیادہ اچھا ترجیح کرتے ہیں، کیا ان کے ترجیح کرنے پر آپ کو اعزاز من ہے، دہ کہتے ہیں کہ مسلمان ایک دمرے سے نہ لڑے اور قتل نہ کرے، میرا ایمان ہے کہ اگر کوئی مسلمان دوسرا مسلمان کو بغیر کسی لگنا کے قتل کرے گا تو اس سے کوئی بڑا جرم نہیں ہے۔ اور اس سے کوئی زیادہ گناہ ہو یا نہیں سکتا، اگر مسلمان ہیں تو یہ بے گناہوں کو کیوں قتل کر رہے ہیں، سڑکوں پر سبوں کو کھڑا کر کے کیوں بولما جا رہا ہے۔ اس سے زیادہ عظیم جرم نہیں ہے کہ انسان کو قتل کرے اور مسلمان مسلمان کو قتل کرے تو اس سے کیا حاصل ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ فلاں جگہ دار دات ہو رہی ہے۔ میں ابھی لہتا ہوں کہ کل بھی دار دات ہوئی ہے۔ اور اس سب کچھ کے ذرہ دار آپ ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ دہ لوگ آپ سے کوئی میں آکر کہتے ہیں آپ سے ہدایات لے کر جاتے ہیں آپ سے ہیسے اور بارددلے کر جاتے ہیں۔

میرا مسند لوار خان بھٹا

میرا مسند لوار خان بھٹا ہے۔ آپ ان کو پڑھتے کیوں نہیں؟

وزیر مالیات و مینسٹر و وزیر:- کو شش کر کے پڑھیں گے۔ یعنیا کو شش کریں گے کیا آپ سوچتے ہیں کہ یہ غلط ہے نہیں، ہم پڑھیں گے یہ کسی صورت میں غلط نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ

بمساری ہوئی ہے، کون کہتا ہے؟ سابق ائمہ مارشل صاحب کہتے ہیں۔ کیا وہ کوئی آگر
کہتے ہیں؟ کیا وہ پہاڑوں میں جا کر رہتے ہیں؟ کہتے ہیں کہ مباری سے فوجی مارے
گئے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اتنے فوجی نہیں مارے گئے۔ اس لئے آپ خوش نہ
ہوں۔ ۸۰۰ فوجی نہیں مارے گئے۔ میں آپ کے توسط سے بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ فوجی
نہیں مارے گئے۔ اور جو بھی مارے گئے ہیں اپنی ڈیلوی پر مارے گئے ہیں۔ جہاں ذہنگوں
کی حفاظت کر رہے تھے۔ یا دیگر جگہ پر اپنا کوئی فرض ادا کر رہے تھے۔ آپ کو وہ دادعہ
یاد ہو گا کہ تندوری کا دادعہ، وہ فوجی کسی گاؤں میں نہیں تھے۔ وہ فوجی ہر زمانیِ روز
پر ڈیلوی پر تھے۔ وہ سڑک کی حفاظت کر رہے تھے۔ کیا آپ کہتے ہیں کہ کوئی پاکستانی
فوجی اپنے فرض ادا نہ کرتے اور جب وہ فرض پر ہو تو آپ جا کر اُسے ماریں۔ کیا یہ
کوئی اچھا چیز ہے۔ کیا جمہوریت اس کو کہتے۔ اگر آپ کا یہ طریق کار رہا تو میں کہتا
ہوں کہ جمہوریت قیامت تک نہ آئے گی۔ اس ملک کا ایک ایک شہری اس
تشدید کے خلاف رٹ گا۔ اور اس دہشت پسندی کے خلاف ان کا ردایوں
کے خلاف۔ آب عالم بھی میدان میں آئیں گے۔ اور جب عالم میدان میں آئے
تو یہ دہشت پسند پہاڑوں میں نہیں پہنچ سکیں گے۔ لاشن اور پسیدہ یعنے کے
لئے بھی وہ آپ تک کوئی نہیں ہیخ سکیں گے۔ جیسا کہ پہلے موقع دیا گی
تھا کہ یہ لوگ پہاڑوں سے اتر آئیں اور پر اب یہ معیاد ۱۵، اکتوبر تک
بڑھا دی گئی ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ جن لوگوں کے ان کے ساتھ تعلقات ہیں ان کو
لکھن کہ پہاڑوں سے اتر آئیں۔ اگر آپ کو باہر سے کوئی مسلمان ملنے کی امید ہے
تو اس امید کو جملہ جائیں پاکستان اجنبی ہے پاکستان بہت اچھا اور مستقلم ہے۔
اُب وہ ۱۹۴۷ء والا پاکستان نہیں ہے۔ کہ کسی غیر ملک کی مداخلت برداشت
ہوگی۔ کسی صورت میں غیر ملکی مداخلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ چاہے وہ
ملک کے شمال کی جانب ہو یا ایتم بم بنانے والا ملک ہو۔ پاکستان کے عوام
ایتم بم سے ہیں ڈرتے۔

اپ کے لئے حرف ایک راستہ ہے اور میں اپنے دستوں کو یہ مشورہ دیتا ہوں کہ ذہ راستہ حرف جمہوریت ہے اپ ان لوگوں کو بھیں کہ خدا ڈی ٹائم کو تو نگز کریں، پہاڑوں سے اتر آؤ اور یہاں بائیں کرد یا ہمیں بات چیت سے اور تعاون سے عالم کے لئے کوئی مفید کام سرا بخاں دئے جائیں میں پھر کہہ دوں کہ کبھی شخص کو کسی بھی غیر ملک کو امن و امان میں داخل دینے کی اجازت نہیں دی جائے گی میں جانتا ہوں جب سے انغافستان میں حکومت تبدیل ہوئی ہے ان لوگوں نے کارروائیاں تیز کر دی ہیں، اور جب ہندوستان میں ایتم بھی پھٹا تو اور بھی تیز کر دیں میں یہ بھی جانتا ہوں اپ جمہوریت پسند ہیں مگر اپ کی پارٹی کا منشور یہ ہے اور اپ کی پارٹی کا پر دگرام یہ ہے، جس کی وجہ سے مجہوڑا ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ اب پاکستان کے شہری مصبوط ہیں بیشہریوں کو مار کر ڈرا کر دھکا کر رہوں اور عورتوں نوٹ کر اس طریقہ سے اپ جمہوریت حاصل نہیں کر سکتے اور اس طریقہ سے اپ حکومت حاصل کر سکتے ہیں میں اپ سے اپیل کرتا ہوں کہ اپ اپنے ساھیوں کو پہاڑ سے اتار لائیں اور بہابیت کریں کہ ذہ شریف اور امن پسند شہری بن جائیں۔

اس طرف سے میرے ایک دوست نے فرمایا کہ یہ سارے حالات اس وجہ سے ہیں کہ تقسیم غلط ہے، یہ ایک ایسا مسئلہ ہے، جس کا فیصلہ ۱۹۷۳ء میں ہو گیا تھا، دوسرا فیصلہ ۱۹۷۶ء میں انتخاب کے وقت ہو گیا تھا اور تمیرا فیصلہ اب جبکہ دستور بنتا ہے، اب اپ ان قریبیوں کو کیسے توڑ کر سکتے ہیں، اگر عالم اپ کا ساختہ دیتے تو اپ قوی اسمبلی کے ممبر ہوتے اور دنماں اپنا موقف پیش کرتے، لیکن عالم نے اپ کے پر دگرام کا ساختہ نہیں دبا، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اپ اس پر مزید تکلیف نہ کریں۔

کہا جاتا ہے کہ آزادی پر لیں نہیں ہے آزادی پر لیں اس وقت بھی نہیں ملتی، جب ہمیں والوں کو ملا جاتا تھا، اور ان کے دفتروں کو جلایا جاتا تھا،

لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت تک پرنسیس کو آزادی ہے۔ پرنسیس کو کوئی کچھ نہیں کہتا۔ پرنسیس پر کوئی دباد نہیں ہے، لیکن پرنسیس کے بھی کچھ قوانین ہوتے ہیں، جن پر علی درآمد کی جاتا ہے، یقیناً پرنسیس کو ان قوانین کے اندر رہ کر اپنے فرائض ادا کرنے ہوں گے جہاں تک جمہوریت کا تقاضا ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ پرنسیس بالکل آزاد ہے۔ اخلاق تو ہر ایک کا اپنا ہوتا ہے، اگر کوئی کسی کو اتو کہے تو کون سمی کتاب میں میں لکھا ہے کہ دوسرا شخص اُسے اتو نہیں کہے گا، بلکہ یہ تو اس کا اخلاقی معاملہ ہے۔ پرنسیس کو تو کچھ قانون کے اندر رہ کر کہنا ہے، کچھ اخلاق کے اندر رہ کر کرنا ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ ذہ اس قانون کے اندر رہ کر اپنے فرائض انجام دیتے رہیں گے۔ میرے خیال کے مطابق نہ پرنسیس پر کوئی پابندی ہے اور نہ ہوگی۔

دفعہ ۱۱۸) تو عام کی حفاظت کے لئے لگائی جاتی ہے۔ اس لئے کہ لوگ قیض کے پیشے برمیٹ ہر بارہ صورت کر تشدید کرتے ہیں۔ اب نے خود دیکھا، اس دن کا واقعہ آپ کو یاد ہو گا، ایک بڑے کے پاس بہم تھا، لوگ کہتے ہیں کہ اس کو پیسے دیتے گئے تھے۔ اور اس کی جیب میں پیسے بھرے ہوئے تھے۔ اور بغیر میسوں کے تو کوئی زندہ رہ ہی نہیں سکتا۔ اس کی جب نوٹوں سے بھری ہوئی تھی۔ ذہ خود تو بے چارہ مر گیا اور اس کے پیسے بھی رہ گئے، اس نے دفعہ ۱۲۲) تو آپ لوگوں کی حفاظت کے لئے لگائی جاتی ہے۔ اور اگر اس پر آپ کو شکر ہے میرے پاس آئیں۔ اور حالات کو دیکھیں میں یقیناً آپ کی لستی کرا دوں گا۔ آپ دیکھیں گے کہ جب اس کی مزد忍ت نہیں ہوگی۔ تو ہم اس کو ہٹا دیں گے۔ اور میں ہے نہیں چاہتا کہ صوبے میں فساد ہو، لوٹ مار ہو۔ میرے خیال میں صوبے میں پھٹان ہو بلوچ ہو جاموٹ ہو آباد کار ہو جو کوئی بھی ہو ان کے درمیان کسی نہ کام کا اختلاف نہیں ہے اور اس قسم کے اختلاف پیدا

کرنا مناسب نہیں ہے۔

اس صوبے میں کچھی ڈسٹرکٹ ہے جس میں کمی سب ڈدیشون
ہیں، لیکن دہاں کوئی کامیاب ہنسی ہے تو کیا یہ کہا جاتا کہ کچھی ڈسٹرکٹ کے لوگوں
کا حق ہنسی ہے ہنسی یہ ایسی بات ہنسی ہے۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ پلانگ کرنے
والوں کے خیال میں، دہاں کامیاب ہز دری ہنسی تھا۔ اس لئے ہنسی بنایا گیا، جب
ذہ مناسب سمجھیں گے دہاں کامیاب دے دیں گے، اخزمیں میں یہ کہوں گا کہ کے جسے کر
میرے دست احمد فواز نے کہا ہے کہ بلوچ قوم کا مستقبل پاکستان اور صرف پاکستان
ہے اور میں کہتا ہوں کہ ذریف بلوچ قوم کا بلکہ پختان قوم کا مستقبل بھی پاکستان ہے
اُب دیکھیں کہ سرحد کے اس طرف ان پختانوں کی کیا حالت ہے، یہاں پختان سردی
کر رہے ہیں، یہاں پختان کمانڈران چیف رہے ہیں، یہاں پختان گورنر رہے ہیں یہاں
پختان ایسے بھا یہیں جن سے ساری قوم والہار علیحدت رکھتی ہے جیسے سردار عبد الرحمن نشر
وہیںہ اور جب وہ بیمار ہوئے تو لوگ ہزاروں میل سے پیدل چل کر ان کی حیادوت
کو آئے، میں سمجھتا ہوں کہ پختانوں کا مستقبل جتنا پاکستان میں روشن ہے، کسی اور بلکہ
میں ہنسی ہے، کہتے ہیں کہ سندھ میں سندھی رہتے ہیں، پنجاب میں پنجابی رہتے ہیں، تو اس
ہنسی ہے جناب سندھ میں بلوچ بھی بستے ہیں، پنجاب میں ڈیرہ غازی خان میں مظفریہ
میں بڑنا آباد ہیں، ملتان میں بونچ آباد ہیں، عرض کر خلف علاقوں میں مختلف
لوگ آباد ہیں، یہاں سب پاکستانی ہیں سب مسلمان ہیں، سب بھائیوں کی طرح
ہے یہیں، اس لئے اُپ کوئی نظر نہ کریں اور نہ ہی نظر ہونی چاہئے۔

اخزمیں میں یہ کہوں گا کہ دنیہ اعلم کے اس درجے سے بلوچستان کے
حلاط میں بہت فرق آیا ہے اگر یہاں کے عوام کے دلوں میں پہلے سے کوئی غلطی ہی
ہی اور ان کے دلوں میں یہ ڈالا گیا تھا کہ اُپ کو نظر انداز کیا جاتا ہے، کسی اور طرف
سے کوئی اور آئے والا ہے۔ یہ غلط نہیں ہی، ان کی تسلی کرو، لگنی کر کسی اور طرف
سے پاکستان کو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتے، پاکستان پہلے سے بہت مصبوطاً ہے پاکستان کے

۶۰

اُب ایسے جی دوست میں جو پاکستان پرہ بڑھنے والوں کے ہاتھ توڑ سکتے ہیں۔
 میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ایسے پردپرگندے بے بنیاد ہیں اگر کوئی ایسا
 پردپرگندہ کرے تو آپ اس پر یقین نہ کریں۔ کیونکہ پاکستان اُب سست مضبوط
 ہے۔ اندر یا باہر سے اُب کوئی طاقت جی پاکستان کو تلقان نہیں۔ یہ نہ سکتی پاکستان
 کو خدا نے ایسا سلیڈر دیا ہے جو بر قسم کی سیاست میں ماہر ہے۔ اور آپ کما
 خلک گزار ہوں اور اس ایوان کا شکر گزار ہوں کہ مجھے تقریر کرنے کا موقع دیا
 شکریہ!

میر احمد یار خان گورنر کی طرف سے ایک حکم آیا ہے میں اسے پڑھ
 کر سنتا ہوں۔

“In pursuance of the power conferred on me by sub-clause (b) of Article 109
 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Mir Ahmad Yar
 Khan, Governor of Baluchistan do hereby prorogue the Provincial Assembly
 of Baluchistan with immediate effect.”

Quetta
 the 6th August, 1974.

Mir Ahmad Yar Khan
 Governor of Baluchiston

اس سے اُب ا جلاس ملتوی کیا جاتا ہے
 (اجلاس کی کارروائی ایک بلکروپس سٹ پر غیر معین صفت کیلئے ملتوی ہوگئی)